

کتاب دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں

۱ - باب الصَّحَّةِ وَالْفَرَاغِ
 باب صحت اور فراغت کے بیان میں۔ اور آنحضرت ﷺ کا
 یہ فرمان کہ زندگی در حقیقت آخرت ہی کی زندگی ہے

الحیاء رق وجہہ استحياء۔ وقال الراغب : متى كانت الرقة فى جسم و ضدها الصفاقة كئوب رقيق و ثوب صفيق۔ و متى كانت فى نفس فضاءها القسوة كرقيق القلب و قاسى القلب۔ ” (فتح الباری) یعنی رقائق اور رقائق رقیقہ کی جمع ہے اور ان احادیث کو یہ نام اس وجہ سے دیا گیا ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں ایسی باتیں ہیں جن سے قلب میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ اہل لغت کہتے ہیں رقت یعنی رحم (نرمی، غیرت) اس کی ضد فلف (سختی) ہے چنانچہ زیادہ غیرت مند شخص کے بارے میں کہتے ہیں حیا سے اس کا چہرہ شرم آلود ہو گیا۔ امام راغب فرماتے ہیں۔ رقة کالفظ جب جسم پر بولا جاتا ہے تو اس کی ضد صفاقة (موٹاپن) آتی ہے، جیسے ثوب رقیق (پتلا کپڑا) اور ثوب صفيق (موٹا کپڑا) اور جب کسی ذات پر بولا جاتا ہے تو اس کی ضد قسوة (سختی) آتی ہے جیسے رقیق القلب (نرم دل) اور قاسى القلب (سخت دل)۔“

٦٤١٢ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي
هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((نِعْمَتَانِ
مَغْبُورٌ فِيهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصَّحَّةُ،
وَالْفَرَاغُ)). قَالَ عَبَّاسٌ الْغُبَرِيُّ، حَدَّثَنَا
صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

سلم سے اسی حدیث کی طرح۔

(۶۴۱۳) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے معاویہ بن قرہ نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں۔ پس تو انصار و مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ۔“

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۶۴۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اللَّهُمَّ لَا عِشَاشَ إِلَّا عِشَاشُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

[راجع: ۲۸۳۴]

(۶۴۱۴) ہم سے احمد بن مقدم نے بیان کیا، کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کے موقع پر موجود تھے، آنحضرت ﷺ بھی خندق کھودتے جاتے تھے اور ہم مٹی کو اٹھاتے جاتے تھے اور آنحضرت ﷺ ہمارے قریب سے گزرتے ہوئے فرماتے ”اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت کر۔“ اس روایت کی متابعت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

باب آخرت کے سامنے دنیا کی کیا حقیقت ہے

اس کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے سورہ حدید میں فرمایا۔ ”بلاشبہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل کود کی طرح ہے اور زینت ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے اور مال اولاد کو بڑھانے کی کوششوں کا نام ہے، اس کی مثال اس بارش کی ہے جس کے سبزہ نے کاشتکاروں کو بھا لیا ہے، پھر جب اس کھیتی میں ابھار آتا ہے تو تم دیکھو گے کہ وہ پک کر زرد ہو چکا ہے۔ پھر وہ دانہ نکلنے کے لئے روند ڈالا جاتا ہے (یہی حال زندگی کا ہے) اور آخرت میں کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی بھی ہے اور دنیا کی زندگی تو محض ایک دھوکے کا سامان ہے۔“

(۶۴۱۵) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے

۶۴۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَخْدِقُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا عِشَاشَ إِلَّا عِشَاشُ الْآخِرَةِ فَأَغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ تَابَعَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۲- باب مثل الدنيا في الآخرة

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ، وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ [الحديد: ۲۰].

۶۴۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ،

عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سہل نے بیان کیا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو تھوڑا سا چلنا بھی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَوْضِعٌ سَوَاطِئُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَعْدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - أَوْ رَوْحَةٌ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[راجع: ۲۷۹۴]

باب نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جیسے تم مسافر ہو یا عارضی طور پر کسی راستہ پر چلنے والے ہو

۳- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:

«كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ».

(۶۳۲) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن عبد الرحمن ابو منذر طفاوی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے مجاہد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا ”دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والا ہو“ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے شام ہو جائے تو صبح کے مختصر نہ رہو اور صبح کے وقت شام کے مختصر نہ رہو۔ اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے۔

۶۴۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَوْتِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

باب آرزو کی رسی کا دراز ہونا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”پس جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے“ اور سورہ حجر میں فرمایا اے نبی! ان کافروں کو چھوڑ کہ وہ کھاتے رہیں اور مزے کرتے رہیں اور آرزوان کو دھوکے میں غافل رکھتی رہے، پس وہ عنقریب جان لیں گے جب ان کو موت اچانک

۴- باب فِي الْأَمَلِ وَطَوْلِهِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ، وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْفُرُورِ» [آل عمران: ۱۸۵] «ذَرَهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ» [الحجر: ۳] وَقَالَ

دروچ لے گی۔“ علیؑ نے کہا کہ دنیا پیٹھ پھرنے والی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے۔ انسانوں میں دنیا و آخرت دونوں کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم آخرت کے چاہنے والے بنو، دنیا کے چاہنے والے نہ بنو، کیونکہ آج تو کام ہی کام ہے حساب نہیں ہے اور کل حساب ہی حساب ہو گا اور عمل کا وقت باقی نہیں رہے گا۔ سورہ بقرہ میں جو لفظ بمزحزحہ۔ بمعنی مبالغہ ہے اس کے معنی ہٹانے والا۔

آیت باب میں لفظ امل سے آرزو و تمنا مراد ہے۔ یعنی خواہشات نفسانی پوری ہونے کی امید رکھنا۔ مثلاً آدمی یہ خیال کرے کہ ابھی بہت عمر بڑی ہے، جلدی کیا ہے۔ آخر عمر میں توبہ کر لیں گے۔ ایسی ہی غلط آرزو کو امل کہتے ہیں۔ بدھاپے میں ایسی آرزو کی رسی بہت دراز ہوتی جاتی ہے مگر دفعتاً موت آکر دروچ لیتی ہے۔ الامن رحم اللہ۔ آیت باب میں لفظ زحزحہ آیا تھا اس کی مناسبت سے بمزحزحہ کی تفسیر بیان کر دی ہے۔ بعض نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے۔

(۶۴۱۷) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم کو یحییٰ قطان نے خبر دی، ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے منذر بن یعلیٰ نے، ان سے ربیع بن خثیم نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چوکھٹا خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو چوکھٹے خط سے نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں جو چوکھٹے کے درمیان میں تھا چھوٹے چھوٹے خطوں سے خطوط کھینچے اور پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کا) خط باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے اور چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ پس انسان جب ایک (مشکل) سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔

اس چوکھٹے کی شکل یوں مرتب کی گئی ہے۔ اندر والی لکیر انسان ہے جس کو چاروں طرف سے مشکلات نے گھیر رکھا ہے اور گھیرنے والی لکیر اس کی موت ہے اور باہر نکلنے والی اس کی حرص و آرزو ہے جو موت آنے پر دھری رہ جاتی ہے۔ حیات چند روزہ کا یہی حال ہے۔

(۶۴۱۸) ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے چند خطوط کھینچے اور

عَلِيٍّ : ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُذْبِرَةً، وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٍ. بِمُزْحَزِحَةٍ.

۶۴۱۷ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَثِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ، وَقَالَ: ((هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ، - أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ - وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ الصِّغَارُ الْأَغْرَاضُ، فَإِنَّ أَخْطَاءَ هَذَا نَهْشَةُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَاءَ هَذَا نَهْشَةُ هَذَا)).

۶۴۱۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خُطُوطًا فَقَالَ:

فرمایا کہ یہ امید ہے اور یہ موت ہے، انسان اسی حالت (امیدوں تک پہنچنے کی) میں رہتا ہے کہ قریب والا خط (موت) اس تک پہنچ جاتا ہے۔

باب جو شخص ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا

تو پھر اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کے لئے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ”کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جو شخص اس میں نصیحت حاصل کرنا چاہتا کر لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا آیا، پھر بھی تم نے ہوش سے کام نہیں لیا۔“

(۶۳۱۹) ہم سے عبد السلام بن مطر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عمر بن علی بن عطاء نے بیان کیا، ان سے معن بن محمد غفاری نے، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ اس روایت کی متابعت ابو حازم اور ابن عجلان نے مقبری سے کی ہے۔

یا اللہ! میں ستر سال کو پہنچ رہا ہوں، یا اللہ! موت کے بعد مجھ کو ذلت و خواری سے بچائیو اور میرے سارے ہمدردان کرام کو

بھی۔ آمین یا رب العالمین۔ (راز)

(۶۳۲۰) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو صفوان عبد اللہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور زندگی کی لمبی امید۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا اور یونس نے ابن شہاب سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابو سلمہ نے خبر دی۔

(۶۳۲۱) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے بیان کیا اور ان سے انس

((هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ، هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ)).

۵- باب مَنْ بَلَغَ سِتِينَ سَنَةً فَقَدْ

أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ

لِقَوْلِهِ : ﴿أَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ النَّذِيرُ﴾ [فاطر : ۳۷] .

۶۴۱۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مَطَرٍ .

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ

الْغِفَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ﷺ فَقَالَ : ((أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى أَمْرِيءَ آخَرِ

أَجَلَهُ حَتَّى بَلَغَهُ سِتِينَ سَنَةً)). تَابَعَهُ أَبُو

حَازِمٍ وَابْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْمَقْبَرِيِّ .

۶۴۲۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ

بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا

يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًا فِي اثْنَتَيْنِ: فِي

حُبِّ الدُّنْيَا، وَطُولِ الْأَمَلِ)). قَالَ اللَّيْثُ:

حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ:

أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ.

۶۴۲۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ،

حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں، مال کی محبت اور عمر کی درازی۔ اس کی روایت شعبہ نے قتادہ سے کی ہے۔

اللہ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكْبُرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَانِ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ)). رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.

اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری رحمہ اللہ کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کی تدلیس کا شبہ رفع ہو کیونکہ شعبہ تدلیس کرنے والوں سے اسی وقت روایت کرتے ہیں جب ان کے سماع کا یقین ہو جاتا ہے۔

باب ایسا کام جس سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو اس باب میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کی ہے۔

۶- باب الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى. فِيهِ سَعْدٌ

(۶۴۲۲) ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں معمر نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات خوب میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ انھیں یاد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے ایک ڈول میں سے پانی لے کر مجھ پر کھلی کر دی تھی۔

۶۴۲۲- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ. [راجع: ۷۷]

(۶۴۲۳) انہوں نے بیان کیا کہ عثمان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا، پھر بنی سالم کے ایک اور صاحب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کوئی بندہ جب قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہو گا کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو گا اور اس سے اس کا مقصود اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوگی تو اللہ تعالیٰ دو روز کی آگ کو اس پر حرام کر دے گا۔

۶۴۲۳- قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَنْ يُوَفِّيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ)). [راجع: ۴۲۴]

کلمہ طیبہ کا صحیح اقرار یہ ہے کہ اس کے مطابق عمل و عقیدہ بھی ہو، ورنہ محض زبانی طور پر کلمہ پڑھنا بیکار ہے۔

(۶۴۲۴) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھالوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر

۶۴۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ

کر لے، تو اس کا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

أَهْلِي الدُّنْيَا؟ ثُمَّ اخْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ)).

مراد وہ بندہ ہے جس کا کوئی پیارا بچہ فوت ہو جائے اور وہ مبر کرے تو یقیناً اس کے لئے وہ بچہ شفاعت کرے گا۔ مگر دنیا میں ایسا کون ہے جسے یہ صدمہ پیش نہ آتا ہو الا ماشاء اللہ۔ اللہ مجھ کو بھی مبر کی توفیق دے آمین (راز)

تَشْرِيحٌ

باب دنیا کی بہار اور رونق اور اس کی ریچھ

۷- باب مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

کرنے سے ڈرنا

والتنافس فيها

(۶۳۲۵) ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا اور انہیں مسور بن خمرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن عدی کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے، انہوں نے انہیں خبر دی کہ آنحضرت ﷺ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین وہاں کا جزیرہ لانے کے لئے بھیجا، آنحضرت ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر علاء بن الحضرمی کو امیر مقرر کیا تھا۔ جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے جزیرہ کامال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کے متعلق سنا اور صبح کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھی اور جب آنحضرت ﷺ جانے لگے تو وہ آپ کے سامنے آگئے۔ آنحضرت انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ ابو عبیدہ کے آنے کے متعلق تم نے سن لیا ہے اور یہ بھی کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟ انصار نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا، پھر تمہیں خوشخبری ہو تم اس کی امید رکھو جو تمہیں خوش کر دے گی، خدا کی قسم، فقر و محتاجی وہ چیز نہیں ہے جس سے میں تمہارے متعلق ڈرتا ہوں بلکہ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی، جس طرح ان لوگوں پر کر دی گئی تھی جو تم سے پہلے تھے اور تم بھی اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کرو گے جس طرح وہ کرتے تھے اور تمہیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس طرح ان کو غافل کیا تھا۔

۶۴۲۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَذْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزِيرَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِهِ فَوَافَتُهُ صَلَاةُ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَنَبَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُمْ وَقَالَ: ((أَطْنُكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ؟)) قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَأَبْشِرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَ اللَّهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُلْهِيكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ)). [راجع: ۱۳۴۴]

تشریح ہو ہو یہی ہوا بعد کے زمانوں میں مسلمان محبت دنیاوی میں پھنس کر اسلام اور فکر آخرت سے غافل ہو گئے جس کے نتیجے میں بے دینی پیدا ہو گئی اور وہ آپس میں لڑنے لگے جس کا نتیجہ یہ اخطا ہے جس نے آج دنیائے اسلام کو گھیر رکھا ہے۔

(۶۴۲۶) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا، ان سے ابو الخیر نے بیان کیا اور ان سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور جنگ احد کے شہیدوں کے لئے اس طرح نماز پڑھی جس طرح مردہ پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپ ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا آخرت میں تم سے آگے جاؤں گا اور میں تم پر گواہ ہوں گا، واللہ، میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں یا (فرمایا کہ) زمین کی کنجیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم! میں تمہارے متعلق اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے تمہارے متعلق یہ خوف ہے کہ تم دنیا کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

۶۴۲۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرَ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَحَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا)).

اس حدیث سے نماز جنازہ غائبانہ بھی ثابت ہوئی۔

تشریح بعد کے زمانوں میں مسلمانوں کی خانہ جنگی کی تاریخ پر گہری نظر ڈالنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوا اور بیشتر اسلامی اکابر آپس میں رقابت سے تباہ ہو گئے حتیٰ کہ علمائے کرام بھی اس بیماری سے نہ بچ سکے الا من شاء اللہ۔ مزید اگر گوئم زبان سوزد۔

(۶۴۲۷) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین کی برکتیں تمہارے لئے نکال دے گا۔ پوچھا گیا زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی چمک دمک۔ اس پر ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش ہو گئے اور ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ اپنی پیشانی کو صاف

۶۴۲۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ)) قِيلَ: وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((زَهْرَةُ الدُّنْيَا)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْخَيْرَ بِالْشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ

جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ فَقَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) قَالَ: أَنَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ قَالَ: ((لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ خُلُوةٌ، وَإِنْ كُلُّ مَا أَنْبَتَ الرَّيْبُ يُقْتَلُ حَبْطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَصْرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَاجْتَرَّتْ وَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خُلُوةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ)).

[راجع: ۹۲۱]

کرنے لگے اور دریافت فرمایا، پوچھنے والے کہاں ہیں؟ پوچھنے والے نے کہا کہ حاضر ہوں۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے آگیا تو ہم نے ان صاحب کی تعریف کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار (گھاس کی طرح) ہے اور جو چیزیں بھی ربیع کے موسم میں آگتی ہیں وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہیں۔ سوائے اس جانور کے جو پیٹ بھر کے کھائے کہ جب اس نے کھالیا اور اس کی دونوں کوکھ بھر گئیں تو اس نے سورج کی طرف منہ کر کے جگلی کر لی اور پھر پاخانہ پیشاب کر دیا اور اس کے بعد پھر لوٹ کے کھالیا اور یہ مال بھی بہت شیریں ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔

اعتدال پر اشارہ ہے جسے ہریالی چرنے والے جانور کی مثال سے بیان فرمایا ہے جو جانور ہریالی بے اعتدالی سے کھا جاتے ہیں وہ بیمار بھی ہو جاتے ہیں دنیا کا یہی حال ہے یہاں اعتدال ہر حال میں ضروری ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۶۴۲۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي زُهْدَمُ بْنُ مُضَرَّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَذْرِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ((ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ، وَيُظْهَرُ فِيهِمْ

[السَّمْنُ]) [راجع: ۲۶۵۱]

(۶۴۲۸) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابو حمزہ سے سنا، کہا کہ مجھ سے زہد بن مضرب نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا زمانہ ہے جو اس کے بعد ہوں گے۔ عمران نے بیان کیا کہ مجھے نہیں معلوم آنحضرت ﷺ نے ارشاد کو دو مرتبہ دہرایا یا تین مرتبہ۔ پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں گے کہ وہ گواہی دیں گے لیکن ان کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتماد جاتا رہے گا۔ وہ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان میں مٹایا پھیل جائے گا۔

راوی کو تین دفعہ کا شبہ ہے اگر آپ نے تیسری دفعہ بھی ایسا فرمایا تو بیعت تابعین بھی اس فضیلت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ جن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں ائمہ اربعہ اور محدثین کی بڑی تعداد شامل ہو جاتی ہے اور حضرت امام بخاری رحمہ اللہ بھی اسی ذیل میں آ جاتے ہیں مگر دو مرتبہ فرمانے کو ترجیح حاصل ہے۔ آخر میں پیش گوئی فرمائی جو حرف بہ حرف صحیح ثابت ہو رہی ہے۔ جھوٹی گواہی دینے والے، امانتوں میں خیانت کرنے والے، عہد کر کے اسے توڑنے والے آج مسلمانوں میں کثرت سے ملیں گے۔ ایسے لوگ ناجائز پیسہ حاصل کر کے جسمانی لحاظ سے موٹی موٹی توندوں والے بھی بہت دیکھے جاسکتے ہیں۔ اللہم لا تجعلنا منہم آمین۔

۶۴۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ قُرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتُهُمْ)).

(۶۴۲۹) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے عبیدہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان لوگوں کا جو اس کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔

[راجع: ۲۶۵۲]

مطلب یہ ہے کہ نہ ان کو گواہی دینے میں کچھ باک ہو گا نہ قسم کھانے میں کوئی تامل ہو گا۔ گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے کبھی قسمیں پھر اس کے بعد گواہی دیں گے۔

۶۴۳۰- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ خُبَابًا وَقَدْ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: لَوْ لَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمْ الدُّنْيَا بَشْيَةً، وَإِنَّا أَصْبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ.

(۶۴۳۰) مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد کو فی نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے سنا، اس دن ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لئے موت کی دعا کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ گزر گئے اور دنیا نے ان کے (اعمال خیر میں سے) کچھ نہیں گھٹایا اور ہم نے دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کی کوئی جگہ نہیں۔

[راجع: ۵۶۷۲]

پہلے گزرنے والے صحابہ کرام فتوحات کا آرام نہ پانے والے ساری نیکیاں ساتھ لے گئے۔ بعد والوں نے فتوحات سے دنیاوی آرام اتنا حاصل کیا کہ بڑے بڑے مکانات کی تعمیر کر گئے اسی پر اشارہ ہے۔

۶۴۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْتُ خُبَابًا وَهُوَ يَنْبِي حَانِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ

(۶۴۳۱) ہم سے محمد بن ثنی نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ قطان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے کہا کہ میں خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اپنے مکان کی دیوار بنوا رہے تھے، انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی جو گزر

گئے دنیا نے ان کے نیک اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ان کے بعد ہم کو اتنا پیسہ ملا کہ ہم اس کو کہاں خرچ کریں بس اس مٹی اور پانی یعنی عمارت میں ہم کو اسے خرچ کا موقع ملا ہے۔

یعنی بے ضرورت عمارتیں بنوائیں۔ محض دنیاوی نام و نمود و نمائش کے لئے عمارتوں کا بنوانا امر محمود نہیں ہے۔ ہاں ضرورت کے تحت جیسے کھانا ضروری ہے اسی طرح سردی گرمی برسات سے بچنے کے لئے مکان بھی ضروری ہے۔

(۶۴۳۲) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے ابو داؤد نے اور ان سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور اس کا قصہ بیان کیا۔

باب اللہ پاک کا سورہ فاطر میں فرمانا

اللہ کا وعدہ حق ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی دھوکا میں نہ ڈال دے (کہ آخرت کو بھول جاؤ) اور نہ کوئی دھوکا دینے والی چیز تمہیں اللہ سے غافل کر دے۔ بلاشبہ شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم اسے اپنا دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہے کہ وہ جہنمی ہو جائے۔ آیت میں سیر کا لفظ ہے جس کی جمع معر آتی ہے۔ مجاہد نے کہا جسے فریابی نے وصل کیا کہ غرور سے شیطان مراد ہے۔

(۶۴۳۳) ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شیبان بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے بیان کیا، ان سے محمد بن ابراہیم قرشی نے بیان کیا کہ مجھے معاذ بن عبد الرحمن نے خبر دی، انہیں حمران بن ابان نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے وضو کا پانی لے کر آیا وہ چوتھے پر بیٹھے ہوئے تھے، پھر انہوں نے اچھی طرح وضو کیا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اسی جگہ وضو کرتے دیکھا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اچھی طرح وضو کیا۔ پھر فرمایا کہ جس نے اس طرح وضو کیا اور پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ بھی فرمایا کہ اس پر مغرور نہ ہو جاؤ۔

تَنْفُسُهُمُ الدُّنْيَا شَيْنًا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْنًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ. [راجع: ۵۶۷۲]

۶۴۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ۱۲۷۶]

۸ - باب

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغُرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ جَمْعُهُ سَعْرٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: الْغُرُورُ الشَّيْطَانُ.

۶۴۳۳ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ أَبَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَتَيْتُ عُثْمَانَ بَطَهْرٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ، فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَهُوَ فِي هَذَا الْمَجْلِسِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ هَذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَغْتَرُّوا.

کہ سب گناہ بخش دیئے گئے اب فکر ہی کیا ہے۔

تشریح روایت میں سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہے بلکہ سنت نبوی پر ان کا قدم بہ قدم عمل پیرا ہونا بھی مذکور ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبت اہل سنت کا خاص نشان ہے جیسا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تھا۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر ص ۹۶ میں یہ یوں مذکور ہے۔ سنل ابو حنیفہ عن مذہب اہل السنہ والجماعۃ فقال ان بفضل الشیخین ای ابابکر و عمرو نحب الختین ای عثمان و علیا و ان نری المسح علی الخفین و نصلی خلف کل برو فاجر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مذہب اہل سنت والجماعت کی تعریف پوچھی گئی تو آپ نے بتلایا کہ ہم شیخین یعنی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جملہ صحابہ پر فضیلت دیں اور دونوں دامادوں یعنی حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے محبت رکھیں اور موزوں پر مسح کو جائز سمجھیں اور ہر نیک و بد امام کے پیچھے اقتداء کریں یہی اہل سنت والجماعت کی تعریف ہے۔

باب صالحین کا گزر جانا

۹- بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

(۶۴۳۴) مجھ سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے بیان بن بشر نے، ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان سے مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ پاک کو کچھ ذرا بھی پروا نہ ہوگی۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا حفالہ اور حثالہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔

۶۴۳۴- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بِيَّانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسِ بْنِ الْأَسْمَعِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَأَلَاوُلُ، وَيَبْقَى حِفَالَةً كَحِفَالَةِ الشَّعِيرِ - أَوْ التَّمَرِ - لَا يَبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يُقَالُ: حِفَالَةٌ وَحِثَالَةٌ.

[راجع: ۴۱۵۶]

بعض نسخوں میں قال ابو عبد اللہ الخ عبارت نہیں ہے۔

باب مال کے فتنے سے ڈرتے رہنا

اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ تغابن میں فرمایا کہ ”بلاشبہ تمہارے مال و اولاد تمہارے لئے اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں۔“

(۶۴۳۵) مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو ابوبکر بن عیاش نے خبر دی، انہیں ابو حصین (عثمان بن عاصم) نے، انہیں ابو صالح ذکوان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینار و درہم کے بندے، عمدہ ریشمی چادروں کے بندے، سیاہ کملی کے بندے، تباہ ہو گئے کہ اگر انہیں دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض

۱۰- بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ»

۶۴۳۵- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدَّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ)).

[راجع: ۲۸۸۶]

رہتے ہیں۔

تشریح زمانہ رسالت میں ایسے بھی لوگ تھے جو دنیاوی مفاد کے تحت مسلمان ہو گئے تھے ان ہی کا یہ ذکر ہے ایسا اسلام بیکار محض ہے۔ جس سے محض دنیا حاصل کرنا مقصود ہو۔

(۶۴۳۶) ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے بیان کیا، ان سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کا خواہش مند ہو گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو (دل سے) سچی توبہ کرتا ہے۔

(۶۴۳۷) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو مخلد نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ میں نے عطاء سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیڑ بکری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے ویسی ہی ایک اور مل جائے اور انسان کی آنکھ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے، وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں۔ بیان کیا کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ منبر پر کہتے سنا تھا۔

تشریح سورہ نکاث کے نزول کے پہلے اس عبارت کو قرآن کی طرح تلاوت کیا جاتا رہا۔ پھر سورہ نکاث کے نزول کے بعد اس کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ مضمون ایک ہی ہے انسان کے حرص اور طمع کا بیان ہے۔ احادیث ذیل میں مزید وضاحت موجود ہے۔

[راجع: ۶۴۳۶]

(۶۴۳۸) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن سلیمان بن غیل نے بیان کیا، ان سے عباس بن سهل بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مکہ مکرمہ میں منبر پر یہ کہتے سنا۔ انہوں نے اپنے خطبہ میں

۶۴۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ

کہا کہ اے لوگو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر انسان کو ایک وادی سونا بھر کے دے دیا جائے تو وہ دوسری کا خواہش مند رہے گا، اگر دوسری دے دی جائے تو تیسری کا خواہش مند رہے گا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ پاک اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

(۶۴۳۹) ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے صلح نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

(۶۴۴۰) اور ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، ان سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا، ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہ ہم اسے قرآن ہی میں سے سمجھتے تھے یہاں تک کہ آیت ”الھکم التکاثر“ نازل ہوئی۔

الفاظ حدیث لو ان لابن آدم وادیا الخ کو بعض صحابہ قرآن ہی میں سے سمجھتے تھے۔ مگر سورۃ الھکم التکاثر سے ان کو معلوم ہوا کہ یہ قرآنی الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ حدیث نبوی ہے جس کا مضمون قرآن پاک کی سورۃ الھکم التکاثر میں ادا کیا گیا ہے۔ یہ سورت بہت ہی رقت انگیز ہے مگر حضور قلب کے ساتھ تلاوت کی ضرورت ہے وفقنا اللہ آمین۔

باب نبی کریم کا یہ فرمان کہ یہ دنیا کا مال بظاہر سرسبز و خوش گوار نظر آتا ہے

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ آل عمران: ۴) میں فرمایا کہ انسانوں کو خواہشات کی ترپ، عورتوں، بال بچوں، ڈھیروں سونے چاندی، نشان لگے ہوئے گھوڑوں اور چوپایوں کھیتوں میں محبوب بنادی گئی ہے، یہ چند روزہ زندگی کا سرمایہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم تو سوا اس کے کچھ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ جس چیز سے تو نے ہمیں زینت بخشی ہے اس پر ہم طبعی طور پر خوش ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((لَوْ لَا أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلَأَ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)).

۶۴۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَادٍ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)).

۶۴۴۰- وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي قَالَ: كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ: ﴿أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ﴾ (التكاثر: ۱)

۱۱- باب قول النبي ﷺ: ((هَذَا

الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلُوةٌ))

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿زَيْنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْخَرْثِ ذَلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَ لَنَا، اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ.

۶۴۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ : أَخْبَرَنِي غَزْوَةُ بْنُ وَسْعِيدٍ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ : ((هَذَا الْمَالُ)) وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ : قَالَ لِي ((يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ خُلُوةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ يَطِيبُ نَفْسَ بُرْكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْغُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)) . [راجع: ۱۴۷۲]

سے دعا کرتا ہوں کہ اس مال کو تو حق جگہ پر خرچ کراؤ۔
(۶۴۴۱) ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، وہ کہتے تھے کہ مجھے عروہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی، انہیں حکیم بن حزام نے، کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مانگا تو آنحضرت ﷺ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر مانگا اور آنحضرت ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر میں نے مانگا اور آنحضرت ﷺ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال۔ اور بعض اوقات سفیان نے یوں بیان کیا کہ (حکیم بن مسیب نے بیان کیا) اے حکیم! یہ مال سرسبز اور خوشگوار نظر آتا ہے پس جو شخص اسے نیک نیتی سے لے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ وہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

تشریح اوپر کا ہاتھ سخی کا ہاتھ اور نیچے کا ہاتھ صدقہ خیرات لینے والے کا ہاتھ ہے۔ سخی کا درجہ بہت اونچا ہے اور لینے والے کا نیچا۔ مگر آیت کریمہ لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْإِذْيِ (البقرہ: ۲۶۳) کے تحت معنی کا فرض ہے کہ دینے والے کو حقیر نہ جانے اس پر احسان نہ جتلائے نہ اور کچھ ذہنی تکلیف دے ورنہ اس کے صدقہ کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔

باب آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے دے وہی اس کا اصلی مال ہے

۱۲- بَاب مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

جو آخرت میں کام آنے والا ہے۔

(۶۴۴۲) مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابراہیم تیمی نے بیان کیا، ان سے حارث بن سويد نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے مال زیادہ پیارا نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، پھر اس کا مال وہ ہے جو اس نے (موت سے) پہلے (اللہ کے راستہ میں خرچ) کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ چھوڑ کر مرا۔

۶۴۴۲- حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التِّيمِيُّ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَتَيْكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ))، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ : ((فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ)) .

تَشْرِیْحُ حَدِیثِ اور باب میں مطابقت ظاہر ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگی میں آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ اثاثہ جمع کر سکیں اور اللہ کے راستہ سے مراد اسلام ہے جس کی اشاعت اور خدمت میں مال اور جان سے پر خلوص حصہ لینا مسلمان کی زندگی کا واحد نصب العین ہونا چاہئے۔ وفقنا الله لما يحب ويرضى۔

۱۳- باب الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقْلُونَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُنْحَسُونَ الَّذِينَ أُولَئِكَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [هود: ۱۵]۔

باب جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں زیادہ نادار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود میں فرمایا ”جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طالب ہے تو ہم اس کے تمام اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں اس کو بھرپور دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے لئے کسی طرح کی کمی نہیں کی جاتی یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے اور جو کچھ انہوں نے اس دنیا کی زندگی میں کیا وہ (آخرت کے حق میں) بیکار ثابت ہوا اور جو کچھ (اپنے خیال میں) وہ کرتے ہیں سب بیکار محض ہے۔“

تَشْرِیْحُ کیوں کہ انہوں نے آخرت کی بہودی کے لئے تو کوئی کام نہ کیا تھا بلکہ یہی خیال رہا کہ لوگ اس کی تعریف کریں سو یہ مقصد ہوا اب آخرت میں کچھ نہیں ریا کاروں کا یہی حال ہے، نیک کام وہ دنیا میں کرتے ہیں (اخروی نتیجہ کے لحاظ سے) وہ سب باطل ہیں۔

۶۴۴۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَخَدُهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَأَنِي فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَى)) قَالَ: فَامْشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا، فَتَفَقَّ فِيهِ يَمِينُهُ وَشِمَالُهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ

(۶۴۴۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن رفیع نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تما چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے میں سمجھا کہ آنحضرت ﷺ اسے پسند نہیں فرمائیں گے کہ آپ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے۔ اس لئے میں چاند کے سائے میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ اس کے بعد آپ مڑے تو مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابو ذر! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپ نے فرمایا، ابو ذر! یہاں آؤ۔ بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی خسارے میں ہوں گے۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو

اور انہوں نے اسے دائیں بائیں، آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں لگایا ہو۔ (ابودروداءؓ نے) بیان کیا کہ پھر تھوڑی دیر تک میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھادیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا کہ یہاں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں۔ پھر آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے۔ پھر میں نے آپ سے سنا، آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لا رہے تھے ”چاہے چوری کی ہو، چاہے زنا کیا ہو“۔ ابودروداء کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ اس پتھریلی زمین کے کنارے آپ کس سے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے بات کرتے نہیں دیکھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”یہ جبریلؑ تھا۔ پتھریلی زمین (حرہ) کے کنارے وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوش خبری سنا دو کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا اے جبریل! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پھر عرض کیا خواہ اس نے چوری کی ہو، زنا کیا ہو؟ جبریلؑ نے کہا ہاں، خواہ اس نے شراب پی لی ہو۔“

نصر نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی (کہا) اور ہم سے حبیب بن ابی ثابت، اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا، ان سے زید بن وہب نے اسی طرح بیان کیا۔ امام بخاریؒ نے کہا ابوصالح نے جو اسی باب میں ابودرداء سے روایت کی ہے وہ منقطع ہے (ابوصالح نے ابودرداء سے نہیں سنا) اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا تاکہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح ابوزر کی حدیث ہے (جو اوپر مذکور ہوئی) کسی نے امام بخاری سے پوچھا عطاء بن یسار نے بھی تو یہ حدیث ابودرداء سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا وہ بھی منقطع ہے

وَوَرَّاهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا)) قَالَ : فَمَسْنَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي ((اجْلِسْ هَهُنَا)) قَالَ : فَأَجْلَسْنِي فِي قَاعِ حَوْلِهِ حِجَارَةً فَقَالَ لِي : ((اجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ)) قَالَ : فَأَنْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللَّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ : ((وَأَنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى)) قَالَ : فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ : يَا نَبِيُّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ مَنْ تَكَلَّمَ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ : ((ذَلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ : بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ : يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟ قَالَ : نَعَمْ. وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ)) قَالَ النَّصْرُ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهَذَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ، إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ : حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : اضْرَبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ هَذَا إِذَا مَاتَ

قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ.

[راجع: ۱۲۳۷]

اور صحیح نہیں ہے۔ آخر صحیح وہی ابو ذر کی حدیث نکلی۔ امام بخاری نے کہا ابو ذر دواء کی حدیث کو چھوڑو (وہ سند لینے کے لائق نہیں ہے کیونکہ وہ منقطع ہے) امام بخاری نے کہا کہ ابو ذر کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت آدمی لا الہ الا اللہ کہے اور توحید پر خاتمہ ہو (تو وہ ایک نہ ایک دن ضرور جنت میں جائے گا گو کتنا ہی گنہگار ہو) بعض نسخوں میں یہ ہے ہذا اذا تاب وقال لا الہ الا اللہ عند الموت یعنی ابو ذر کی حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو گناہ سے توبہ کرے اور مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے۔

زید بن وہب کی سند کے بیان کرنے سے امام بخاری نے عبدالعزیز کا سماع زید بن وہب سے ثابت کر دیا اور تدلیس کے شبہ کو رفع کر دیا۔

باب نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ اگر احد پہاڑ کے برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھ کو یہ پسند نہیں آخر حدیث تک۔ (۶۴۴۴) ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو الاحوص (سلام بن سلیم) نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے زید بن وہب نے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے پھریلے علاقہ میں چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آگیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا ابو ذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہو گی کہ میرے پاس اس احد کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوا اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے چھوڑوں۔ بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کروں اپنی دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے۔ پھر آنحضرت ﷺ چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا زیادہ مال جمع رکھنے والے ہی قیامت کے دن مفلس ہوں گے سوا اس شخص کے جو اس مال کو اس طرح دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے خرچ کرے اور ایسے لوگ کم ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا، میں ٹھہرے رہو، یہاں سے اس وقت تک نہ

۱۴- باب قول النبی ﷺ: ((مَا

أَحِبُّ أَنْ لِي مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا))

۶۴۴۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ،

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ

زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنْتُ

أَمَشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ: ((يَا أَبَا

ذَرٍّ)) قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((مَا

يَسُرُّنِي أَنْ عِنْدِي مِثْلَ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا

تَمْضِي عَلَى ثَالِثَةٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا

شَيْئًا أَرَصْدُهُ لِذَيْنِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي

عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا، عَنْ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ)) ثُمَّ مَشَى

فَقَالَ: ((إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ الْأَقْلُونَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ: هَكَذَا وَهَكَذَا

وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ

خَلْفِهِ، وَقَلِيلٌ مَا هُمْ)) ثُمَّ قَالَ لِي

جانا جب تک میں آنہ جاؤں۔ پھر آنحضرت ﷺ رات کی تاریکی میں چلے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی جو بلند تھی۔ مجھے ڈر لگا کہ کہیں آنحضرت ﷺ کو کوئی دشواری نہ پیش آگئی ہو۔ میں نے آپ کی خدمت میں پہنچنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد یاد آیا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، جب تک میں نہ آجاؤں۔ چنانچہ جب تک آنحضرت ﷺ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں ہٹا۔ پھر آپ آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی، مجھے ڈر لگا لیکن پھر آپ کا ارشاد یاد آیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اور انہوں نے کہا کہ آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا خواہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں زنا اور چوری ہی کیوں نہ کی ہو۔

[راجع: ۱۲۳۷]

تشیع اہل سنت کا مذہب گناہار مومن کے بارے میں جو بغیر توبہ کئے مرجائے یہی ہے کہ اس کا معاملہ اللہ کی مرضی پر ہے خواہ گناہ معاف کر کے اس کو بلا عذاب جنت میں داخل کرے یا چند روز عذاب کر کے اسے بخش دے لیکن مرجیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی مومن ہو تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہ کرے گا اور معتزلہ کہتے ہیں کہ وہ بلا توبہ مرجائے تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ یہ ہر دو قول غلط ہیں اور اہل سنت ہی کا مذہب صحیح ہے۔ مومن مسلمان کے لئے ہر حال بخشش مقدر ہے۔ یا اللہ! اپنی بخشش سے ہم کو بھی سرفراز فرماؤ۔ (آمین)

(۶۴۴۵) مجھ سے احمد بن شیبہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے یونس نے اور لیث بن سعد نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو بھی مجھے اس میں خوشی ہوگی کہ تین دن بھی مجھ پر اس حال میں نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی نہ بچے۔ البتہ اگر کسی کا قرض دور کرنے کے لئے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

۶۴۴۵- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّيْنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِلْبَيْنِ)).

[راجع: ۲۳۸۹]

باب مالدار وہ ہے جس کا دل غنی ہو

(۶۴۴۶) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو حصین نے بیان کیا، ان سے ابو صالح ذکوان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نگری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہو، بلکہ امیری یہ ہے کہ دل غنی ہو۔

دل غنی ہو تو تھوڑا ہی بہت ہے، دل غنی نہ ہو تو پہاڑ برابر دولت ملنے سے بھی پیٹ نہیں بھر سکتا۔

باب فقر کی فضیلت کا بیان

(۶۴۴) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے سامنے سے گزرا تو آنحضرت ﷺ نے ایک دوسرے شخص ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے جو آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ اس شخص (گزرنے والے) کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں سے ہے اور اللہ کی قسم یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح کر دیا جائے۔ اگر یہ سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے۔ بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک دوسرے صاحب گزرے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے ان کے متعلق بھی پوچھا کہ ان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! یہ صاحب مسلمانوں کے غریب طبقہ سے ہیں اور یہ ایسے ہیں کہ اگر یہ

١٥- باب الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَيْنَ﴾ [المؤمنون : ٥٥] إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ﴾ [المؤمنون : ٦٣] قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: لَمْ يَعْمَلُوهَا لَأَبَدٍ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا.

٦٤٤٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو حَاصِبٍ، عَنْ أَبِي
صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ،
وَلَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ)).

١٦- باب فضل الفقر

٦٤٤٧- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ: مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا؟
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ: هَذَا، وَاللَّهِ
حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنَكِّحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ
يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا
رَأَيْكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فَقَرَاءِ
الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا

نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان کا نکاح نہ کیا جائے، اگر یہ کسی کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر کچھ کہیں تو ان کی بات نہ سنی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد فرمایا۔ اللہ کے نزدیک یہ پچھلا محتاج شخص اگلے مالدار شخص سے گویا آدمی زمین بھر کر ہوں، بہتر ہے۔

[راجع: ۵۰۹۱]

تفسیر فقیری سے مراد مال و دولت کی کمی ہے۔ لیکن دل کے غنا کے ساتھ یہ فقیری محمود اور سنت ہے۔ انبیاء اور اولیاء کی، لیکن دل میں اگر فقیری کے ساتھ حرص لالچ ہو تو اس فقیری سے آنحضرت ﷺ نے اللہ سے پناہ مانگی ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو محتاجی سے بچائے (آمین) آنحضرت ﷺ نے مالدار کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر ساری دنیا ایسے مالداروں، متکبروں، کافروں سے بھر جائے تو ان سب سے ایک مومن مخلص شخص جو بظاہر فقیر نظر آ رہا ہے یہ ان سب سے بہتر ہے۔ اس حدیث سے ان سرمایہ داروں کی برائی واضح ہوئی جو قارون بن کر مغرور رہتے ہیں۔

(۶۴۴۸) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا ہم سے اعمش نے، کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا، کہا کہ ہم نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی۔ چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمہ رہا۔ پس ہم میں سے کوئی تو گزر گیا اور اپنا اجر (اس دنیا میں) نہیں لیا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (انہی) میں سے تھے، وہ جنگ احد کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور ایک چادر چھوڑی تھی (اس چادر کا ان کو کفن دیا گیا تھا) اس چادر سے ہم اگر ان کا سر ڈھکتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر ازخ گرہاس ڈال دیں اور کوئی ہم میں سے ایسے ہوئے جن کے پھل خوب کپے اور وہ مزے سے جن چن کر کھا رہے ہیں۔

[راجع: ۱۲۷۸]

یعنی ان کو دنیا کی فتوحات ہوئیں، خوب مال و دولت ملا اور وہ اپنی زندگی آرام سے گزار رہے ہیں۔

(۶۴۴۹) ہم سے ابو ولید نے بیان کیا، کہا ہم سے سلم بن زریر نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو رجاء عمران بن تیم نے بیان کیا، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا

يُنْكَحُ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ: أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِنْ مِثْلِ هَذَا)).

۶۴۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: غَدَا خَبَابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةَ، فَإِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رَجُلَاهُ، وَإِذَا غَطَيْنَا رَجُلَهُ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَغْطِيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ آيَنَتْ لَهُ لَمَرَّتُهُ فَهُوَ يَهْدُبُهَا.

۶۴۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ زُرَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَطَّلَعْتُ فِي

تو اس میں رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس کی رہنے والیاں اکثر عورتیں تھیں۔ ابو رجاء کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور عوف اعرابی نے بھی روایت کیا ہے اور صحمر بن جویریہ اور حملو بن نجیح دونوں نے اس حدیث کو ابو رجاء سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

ایوب کی روایت کو امام نسائی نے اور عوف کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا ہے۔ جنت میں غریب لوگوں سے فقراء موحدين قمع سنت مراد ہیں اور دوزخ میں عورتوں سے بدکار عورتیں مراد ہیں۔

(۶۴۵۰) ہم سے ابو معمر عبد اللہ بن محمد بن عمرو بن حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نہ وفات تک آپ نے کبھی باریک چپاتی تناول فرمائی۔

(۶۴۵۱) ہم سے ابو بکر عبد اللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے توشہ خانہ میں کوئی غلہ نہ تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قلیل ہوتا، سوا تھوڑے سے جو کے جو میرے توشہ خانہ میں تھے، میں ان میں ہی سے کھاتی رہی آخر اکٹا کر جب بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں ملا تو وہ ختم ہو گئے۔

یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا اناج باپو اس میں برکت ہوگی، اس سے مراد یہ ہے کہ بیج اور شرا کے وقت ملپ لینا بہتر ہے لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت اللہ کا نام لے کر خرچ کیا جائے برکت ہوگی۔

۲۷- باب کَیْفَ کَانَ عَیْشُ النَّبِیِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَتَخْلِیهِمْ مِنَ الدُّنْیَا

دنیا کے مزوں سے ان کا علیحدہ رہنا

رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی درویشانہ زندگی اس طرز کی تھی کہ آج سے مقابلہ کیا جائے تو آسمان زمین کا فرق نظر آئے گا ان کا نعمائے آخرت پر ایمان کامل تھا وہ آخرت ہی کو ہر آن ترجیح دیتے اور زندگی کو بے حد سادگی کے ساتھ گزارتے۔ آج کل کے رہن سہن کو دیکھ کر اس سادہ زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آج ہر شخص دنیاوی عیش و آرام میں غرق

النَّجَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ). تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعُوفٌ وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. [راجع: ۳۲۴۱]

۶۴۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ.

[راجع: ۵۳۸۶]

۶۴۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ تَوَقَّعَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا فِي رَفِيٍّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُوْ كَبْدٍ، إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفِيٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكَلْتُهُ فَقَبِي. [راجع: ۳۰۹۷]

تَشْرِیْحُ

تَشْرِیْحُ

نظر آ رہا ہے الامشاء اللہ۔

۶۴۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ بَنُخُو مِنْ نَصَفِ
هَذَا الْحَدِيثِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، حَدَّثَنَا
مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُ
الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لِأَعْتَمِدُ
بِكَيْدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ
كُنْتُ لِأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ
الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ
الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ
عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا
لِيُشَبِّعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ
فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ
إِلَّا لِيُشَبِّعَنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي
أَبُو الْقَاسِمِ ۖ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَى بِي وَعَرَفَ
مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِ ثُمَّ قَالَ : ((أَبَا
هَرٍّ)) قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ :
((الْحَقُّ)) وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ
فَأْذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبْنَا فِي قَدَحٍ فَقَالَ
((مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟)) قَالُوا : أَهْدَاهُ لَكَ
فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ قَالَ : ((أَبَا هَرٍّ)) قُلْتُ :
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ
الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي)) قَالَ : وَأَهْلُ الصُّفَّةِ
أَصْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلِ وَلَا
مَالٍ، وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ
بِهَا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ
هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا
وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَلَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ : وَمَا

(۶۴۵۲) مجھ سے ابو نعیم نے یہ حدیث آدھی کے قریب بیان کی اور
آدھی دوسرے شخص نے، کہا ہم سے عمر بن ذر نے بیان کیا، کہا ہم
سے مجاہد نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ ”اللہ
کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں (زمانہ نبوی میں) بھوک کے
مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا اور کبھی میں بھوک کے
مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ
گیا جس سے صحابہ نکلتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے اور
میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میرے
پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں مگر وہ چلے گئے اور
کچھ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے، میں نے
ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف
یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں مگر وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس
کے بعد حضور اکرم ﷺ گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو آپ
مسکرا دیئے اور آپ میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو
آپ نے تاڑ لیا۔ پھر آپ نے فرمایا اباہر! میں نے عرض کیا البیک، یا
رسول اللہ! فرمایا میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ چلے گئے۔ میں آنحضرت
ﷺ کے پیچھے چل دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ اندر گھر میں تشریف لے
گئے۔ پھر میں نے اجازت چاہی اور مجھے اجازت ملی۔ جب آپ داخل
ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے
آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلائی نے آنحضرت ﷺ کے لئے تحفہ میں بھیجا
ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اباہر! میں نے عرض کیا البیک، یا رسول
اللہ! فرمایا، اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی میرے پاس بلا لاؤ۔ کہا
کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں، وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈتے، نہ
کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس! جب آنحضرت ﷺ کے پاس
صدقہ آتا تو اسے آنحضرت ﷺ انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود
اس میں سے کچھ نہیں رکھتے۔ البتہ جب آپ کے پاس تحفہ آتا تو

هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا
أَصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرِبَةً أَتَقَوَّى بِهَا
فَإِذَا جَاءَ أَمْرِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا
عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ، وَلَمْ يَكُنْ
مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدًّا،
فَأَتَيْتُهُمْ فَلَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ
لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ النَّبِيِّ قَالَ:
(يَا أَبَا هُرَيْرٍ) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ: ((خُذْ فَأَعْطِهِمْ)) قَالَ: فَأَخَذْتُ
الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ
حَتَّى يَرَوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ وَأُعْطِيهِ
الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ
الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوِي، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ
الْقَدَحَ، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ
رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ
عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: ((أَبَا
هُرَيْرٍ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:
(بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ) قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَفْعُدْ فَأَشْرَبْ))
فَفَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ: ((اشْرَبْ))
فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ: ((اشْرَبْ)) حَتَّى
قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ
مَسْلَكًا قَالَ: فَأَرَانِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ
اللَّهُ وَسَمِيَ وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ.

[راجع: ۵۳۷۵]

انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے کچھ کھاتے اور انہیں بھی
شریک کرتے۔ چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ
دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو، اس کا حق دار
میں تھا کہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آئیں گے
تو آنحضرت ﷺ مجھ سے فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں
گا۔ مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن اللہ اور
اس کے رسول کی حکم برداری کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔
چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچائی، وہ آ
گئے اور اجازت چاہی۔ انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ
بیٹھ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا! اباہر! میں نے عرض کیا لبیک، یا
رسول اللہ! فرمایا لو اور اسے ان سب حاضرین کو دے دو۔ بیان کیا کہ
پھر میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا۔ ایک شخص دودھ پی
کر جب سیراب ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا پھر دوسرے شخص کو
دیتا وہ بھی سیر ہو کر پیتا پھر پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا اور اسی طرح تیسرا پی
کر پھر مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ اس طرح میں نبی کریم ﷺ تک پہنچا
لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آخر میں آنحضرت ﷺ نے پیالہ پکڑا
اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا،
اباہر! میں نے عرض کیا، لبیک، یا رسول اللہ! فرمایا، اب میں اور تم باقی
رہ گئے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔
آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ
پیا اور آنحضرت ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا،
نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اب
بالکل گنجائش نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر مجھے دے دو۔
میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دے دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ کی حمد
بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے۔

تشریح: مسجد نبوی کے سامان کے نیچے ایک چوترہ بنا دیا گیا تھا جس پر بے گھر بے درمناقان علم قرآن و حدیث سکونت رکھتے تھے،
یہی اصحاب صفہ تھے۔ ان ہی میں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے حدیث میں آپ کے کھلے ہوئے ایک بابرکت معجزہ کا ذکر

ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو بے ضرری کا خیال کیا تھا کہ دیکھئے دودھ میرے لئے پچتا ہے یا نہیں اس پر آنحضرت ﷺ مسکرا دیئے۔
 حج ہے خلق الانسان هلو عا۔

(۶۳۵۳) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ قحطان نے بیان کیا، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے، ان سے قیس نے بیان کیا، کہا کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں سب سے پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلائے۔ ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ جہاد کر رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز جملہ کے پتوں اور اس ببول کے سوا کھانے کے لئے نہیں تھی اور بکری کی ٹیگنیوں کی طرح ہم پاخانہ کیا کرتے تھے۔ اب یہ بنو اسد کے لوگ مجھ کو اسلام سکھلا کر درست کرنا چاہتے ہیں پھر تو میں بالکل بد نصیب ٹھہرا اور میرا سارا کیا کرایا اکارت گیا۔

بنو اسد نے ان پر کچھ ذاتی اعتراض کئے تھے جو غلط تھے ان کے بارے میں انہوں نے یہ بیان دیا ہے۔ حدیث میں فقر کا ذکر ہے یہی باب سے مناسبت ہے۔ یہ بنو اسد وفات نبوی کے بعد مرتد ہو کر طلحہ بن خویلد کے پیرو ہو گئے تھے جس نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا حضرت خالد بن ولید نے ان کو مار کر پھر مسلمان بنایا ان لوگوں نے حضرت عمر سے سعد بن ابی وقاص کی شکایت کی تھی۔ سعد کوفہ کے حاکم تھے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ چہ خوش کل کے مسلمان مجھ کو پڑھانے بیٹھے ہیں۔ جملہ اور سر کانٹے دار درخت ہوتے ہیں۔

(۶۳۵۴) مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے جریر بن عبد الحمید نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ محمد ﷺ کے گھر والوں کو مدینہ آنے کے بعد کبھی تین دن تک برابر گیسوں کی روٹی کھانے کے لئے نہیں ملی، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کی روح قبض ہو گئی۔

(۶۳۵۵) مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبد الرحمن بغوی نے بیان کیا، کہا ہم سے اسحاق ازرق نے بیان کیا، ان سے مسعر بن کدام نے، ان سے ہلال نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے گھرانہ نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھلایا تو ضرور اس میں ایک وقت صرف کھجوریں ہوتی تھیں۔

(۶۳۵۶) مجھ سے احمد بن رجا نے بیان کیا، کہا ہم سے نضر نے بیان

۶۴۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَأَيْنَا نَغْرُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ، إِلَّا وَرَقُ الْخَبْلَةِ، وَهَذَا السَّمُرُ وَإِنْ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَمَالُهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، خَبْتُ إِذَا وَضَلْتُ سَعْيِي.

۶۴۵۴- حَدَّثَنِي غُثْمَانٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامٍ بَرُّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعَا حَتَّى قَبِضَ. [راجع: ۵۴۱۶]

۶۴۵۵- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقُ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ أَكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمَرٌ.

۶۴۵۶- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا

کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

یہ تھا رسول کریم ﷺ کا بستر و تکیہ۔ آج اکثر مدعیان عمل بالسنہ کیا ایسی زندگی پر قناعت کر سکتے ہیں جن کے عیش کو دیکھ کر شاید فرعون و ہامان بھی محو حیرت ہو جائیں۔

(۶۳۵۷) ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ان کا نان بائی وہیں موجود ہوتا (جو روٹیاں پکا پکا کر دیتا جاتا) حضرت انس رضی اللہ عنہ لوگوں سے کہتے کہ کھاؤ، میں نے کبھی نبی کریم ﷺ کو پتلی روٹی کھاتے نہیں دیکھا اور نہ آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنی آنکھ سے سموچی بھنی ہوئی بکری دیکھی۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا (ﷺ) الف الف مرة بعد ذل ذرة۔

(۶۳۵۸) ہم سے محمد بن ثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہمارے اوپر ایسا مینہ بھی گزر جاتا تھا کہ چولہا نہیں جلتا تھا۔ صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی کسی جگہ سے کچھ تھوڑا سا گوشت آ جاتا۔ تو اس کو بھی کھا لیتے تھے۔

(۶۳۵۹) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اوسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے بیان کیا، ان سے یزید بن رومان نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، انہوں نے عروہ سے کہا، بیٹے! ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی بیویوں) کے گھروں میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ میں نے پوچھا پھر آپ لوگ زندہ کس چیز پر رہتی تھیں؟ بتلایا کہ صرف دو کالی چیزوں پر، کھجور اور پانی۔ ہاں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جن کے یہاں دو ہیل اونٹنیاں تھیں وہ اپنے

النضر، عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَدَمٍ وَحَشَوُهُ مِنْ لَيْفٍ.

۶۴۵۷- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازَهُ قَانِمًا، وَقَالَ: كُلُوا فَمَا أَغْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بَعِيَهُ قَطُّ.

[راجع: ۵۳۸۵]

۶۴۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيهِ نَارًا، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ تَوْتَى بِاللَّحْمِ.

[راجع: ۲۵۶۷]

۶۴۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنُ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْتَظِرُ إِلَى الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أَوْقَدَتْ فِي أَنْبِيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَارًا، فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَانَ

گھروں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ بھیج دیتے اور آپ ہمیں وہی دودھ پلا دیتے تھے۔

لَهُمْ مَنَاجِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ
مِنْ آبِيَابِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ.

[راجع: ۲۵۶۷]

(۶۳۶۰) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعة نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ ”اے اللہ! آل محمد کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔“

۶۴۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ،
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

جملہ احادیث مذکورہ کا مقصد یہی ہے کہ مسلمان اگر دنیا میں زیادہ عیش و آرام کی زندگی نہ گزار سکیں تو بھی ان کو شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ کی زندگی ان کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ ہاں حلال طرائق سے طلب رزق سراپا محمود ہے اور اس طور پر جو دولت حاصل ہو وہ بھی عین فضل الہی ہے۔ اصحاب نبوی میں حضرت عثمان غنی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف جیسے مالدار حضرات بھی موجود تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

باب نیک عمل پر ہمیشگی کرنا اور درمیانی چال چلنا (نہ کمی ہونہ زیادتی)

(۶۳۶۱) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمارے والد عثمان بن حبلہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، ان سے اشعث نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد ابو الاشعاء سلیم بن اسود سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے سنا، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، کون سی عبادت نبی کریم ﷺ کو زیادہ پسند تھی۔ فرمایا کہ جس پر ہمیشگی ہو سکے۔ کہا کہ میں نے پوچھا آپ رات کو تہجد کے لئے کب اٹھتے تھے؟ بتلایا کہ جب مرغ کی آواز سن لیتے۔

۱۸- باب الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

۶۴۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ
شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ:
سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ، قَالَ: قُلْتُ فَأَيُّ
حِينَ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا
سَمِعَ الصَّارِخَ. [راجع: ۱۱۳۲]

مرغ چلی بانگ آدمی رات کے بعد دیتا ہے۔ اس وقت آپ تہجد کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

(۶۳۶۲) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ پسندیدہ وہ عمل تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرتا رہے۔

۶۴۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

[راجع: ۱۱۳۲]

نیک عمل کبھی کرنا کبھی چھوڑ دینا محمود نہیں جو بھی ہو اس پر مداومت ہونی محمود ہے۔

(۶۴۶۳) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا، ان سے سعید مقبری نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔ صحابہ نے عرض کی اور آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا اور مجھے بھی نہیں، سوا اس کے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ پس تم کو چاہئے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ صبح اور شام، اسی طرح رات کو ذرا سچل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔

[راجع: ۳۹]

مقصود یہ ہے کہ آدمی صبح اور شام کو اسی طرح رات کو تھوڑی سی عبادت کر لیا کرے اور ہمیشہ کرتا رہے۔ یہ تین وقت نہایت حبرک ہیں آیت اقم الصلوة لدلوك الشمس سے ظہر اور حافظوا علی الصلوات والصلوة والوسطی (البقرة: ۲۳۸) سے عصر اس طرح سے قرآن کریم سے سچ وقت عبادت کا تقاضا ہے۔

(۶۴۶۴) ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درمیانی چال اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر بیشکی کی جائے۔ خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۶۴۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((سَدُّوْا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدُكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَذْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَّ)). [طرفہ فی: ۶۴۶۷]

فرائض الہی میں کسی بیشکی کا سوال ہی نہیں ہے۔ یہ جملہ نفل عبادتوں کا ذکر ہے۔

(۶۴۶۵) مجھ سے محمد بن عرعہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ابوسلمہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ جس پر بیشکی کی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو اور فرمایا نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت ہے (جو ہمیشہ بھ کئے)

۶۴۶۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَذْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ، وَقَالَ أَكَلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ)).

۶۴۶۶- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ ﷺ، هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيْكُم يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَطِيعُ.

[راجع: ۱۹۸۷]

(۶۴۶۶) مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے منصور نے بیان کیا، ان سے ابراہیم نخعی نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ام المؤمنین! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر عبادت کیا کرتے تھے کیا آپ نے کچھ خاص دن خاص کر رکھے تھے؟ بتلایا کہ نہیں آنحضرت ﷺ کے عمل میں بیشکی ہوتی تھی اور تم میں کون ہے جو ان عملوں کی طاقت رکھتا ہو جن کی آنحضرت ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

ساری رات عبادت میں گزار دینا حتیٰ کہ پیروں میں ورم ہو جانا سوائے ذات قدسی صفات فداہ روحی کے اور کس میں ایسی طاقت ہو سکتی ہے۔

۶۴۶۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ))، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَا أَنَا. إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)). قَالَ: أَظْنَعُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا)). وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَدَّادًا سَدِيدًا: صِدْقًا.

[راجع: ۶۴۶۴]

(۶۴۶۷) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن زبیر نے، کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے، ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دیکھو جو نیک کام کرو ٹھیک طور سے کرو اور حد سے نہ بڑھ جاؤ بلکہ اس کے قریب رہو (میانہ روی اختیار کرو) اور خوش رہو اور یاد رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اور آپ بھی نہیں یا رسول اللہ! فرمایا اور میں بھی نہیں۔ سوا اس کے کہ اللہ اپنی مغفرت و رحمت کے سایہ میں مجھے ڈھانک لے۔ مدینی نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ موسیٰ بن عقبہ نے یہ حدیث ابوسلمہ سے ابوالنضر کے واسطے سے سنی ہے۔ ابوسلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور عفان بن مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا درست کے ساتھ عمل کرو اور خوش رہو۔ اور مجاہد نے بیان کیا کہ ”سداداً سدیداً“ ہر دو کے معنی صدق کے ہیں۔

یعنی سچائی کو ہر حال میں اختیار کرو تم اعمال خیر کرو گے تم کو جنت کی بلکہ دنیا میں بھی کامیابی کی بشارت ہے۔ قرآن کی آیت قولوا قولا سدیداً (الاعراف: ۳۳) کی طرف اشارہ ہے۔ عفان بن مسلم حضرت امام بخاری کے استاد ہیں اس سند کو لا کر امام

بخاری نے علی بن عبد اللہ مدنی کا گمان رفع کیا کہ اگلی روایت منقطع ہے کیونکہ اس میں موسیٰ کے سماع کی ابو سلمہ سے صراحت ہے حدیث میں سدوداً کا لفظ آیا تھا سدیداً اور سداداً کا بھی وہی ماوہ ہے اس مناسبت سے امام بخاری نے اس کی تفسیر یہاں بیان کر دی۔

قرآن شریف میں جو ہے وتلك الجنة التي اوردتموها بما كنتم تعملون (الاعراف: ۴۳) اس کے معارض نہیں ہے کیونکہ عمل صالح بھی منجملہ اسباب دخول جنت ایک سبب ہے لیکن اصلی سبب رحمت اور عنایت الہی ہے بعض نے کہا آیت میں ترقی درجہات مراد ہے نہ محض دخول جنت اور ترقی اعمال صالحہ کے لحاظ سے ہوگی اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اعمال صالحہ کرنے والے کو بہشت میں لے جانا اللہ پر واجب ہے۔ معاذ اللہ منہ۔

(۶۴۶۸) مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن فلح نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے ہلال بن علی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی میں نے (ساری عمر میں) آج کی طرح نہ کوئی بہشت کی سی خوبصورت چیز دیکھی نہ دوزخ کی سی ڈراؤنی۔ میں نے آج کی طرح نہ کوئی بہشت کی سی خوبصورت چیز دیکھی نہ دوزخ کی سی ڈراؤنی چیز۔

۶۴۶۸- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى لَنَا يَوْمَ الصَّلَاةِ ثُمَّ رَفَعِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قَبْلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((قَدْ أَرَيْتُ الْآنَ مِنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هَذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)) فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

[راجع: ۹۷]

باب اللہ سے خوف کے ساتھ امید بھی رکھنا

اور سفیان بن عیینہ نے کہا کہ قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں گزری جتنی (سورہ مائدہ) کی یہ آیت ہے کہ اے پیغمبر کے اقارب والو! تمہارا طریق (مذہب) کوئی چیز نہیں ہے جب تک توراۃ اور انجیل اور ان کتابوں پر جو تم پر اتری ہیں پورا عمل نہ کرو۔

اس آیت کی سختی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اللہ نے اس میں یہ فرمایا کہ جب تک کتاب الہی پر پورا پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کوئی چیز نہیں ہے۔

(۶۴۶۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید مقبری نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹- باب الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ وَقَالَ سُفْيَانُ، مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ «لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ». وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ﴿[المائدة: ۶۸].

۶۴۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن بنایا تو اس کے سوچے کئے اور اپنے پاس ان میں سے نواے رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةً رَحْمَةً، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ)). [راجع: ۶۰۰۰]

تشیخ یہی امید اور خوف ہے جس کے درمیان ایمان ہے امید بھی کمال اور خوف بھی پورا پورا۔ اللہم ارزقنا آمین۔ مومن کتنے بھی نیک اعمال کرتا ہو لیکن ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے شاید میری نیکیاں بارگاہ الہی میں قبول نہ ہوئی ہوں اور شاید میرا خاتمہ برا ہو جائے۔ ابو عثمان نے کہا گناہ کرتے جانا اور پھر نجات کی امید رکھنا بد بختی کی نشانی ہے علماء نے کہا ہے کہ حالت صحت میں اپنے دل پر خوف غالب رکھے اور مرتے وقت اس کے رحم و کرم کی امید زیادہ رکھے۔

۲۰- باب الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ
إِنَّمَا يُؤَفِّي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ [الزمر: ۱۰] وَقَالَ عُمَرُ:
وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ.
باب اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا ان سے صبر کئے
رہنا بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بے حساب دیا جائے گا اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے سب سے عمدہ زندگی صبری میں پائی
ہے۔

صبر کے معنی نفس کو اطاعت الہی کے لئے تیار کرنا۔
تشیخ صبر کہتے ہیں بری بات سے نفس کو روکنا اور زبان سے کوئی شکوہ شکایت کا کلمہ نہ نکالنا۔ اللہ کے رحم و کرم کا منتظر رہنا۔
حضرت ذوالنون مصری نے کہا ہے صبر کیا ہے بری باتوں سے دور رہنا، بلا کے وقت اطمینان رکھنا، کتنی ہی محتاجی آئے مگر بے پرواہ رہنا۔ ابن عطاء نے کہا صبر کیا ہے بلائے الہی پر ادب کے ساتھ سکوت کرنا۔ یا اللہ! میں نے بھی ۷۶ء میں بحالت سفر ایک پیش آمدہ مصیبت عظمیٰ پر ایسا ہی صبر کیا ہے پس مجھ کو اجر بے حساب عطا فرمائیو۔ آمین (راز)

۶۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ، إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفَذَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفَذَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدَيْهِ ((مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ، لَا
(۶۷۰) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عطاء بن یزید لیشی نے خبر دی اور انہیں ابو سعید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ چند انصاری صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا اور جس نے بھی آنحضرت ﷺ سے مانگا آنحضرت ﷺ نے اسے دیا، یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ جو بھی اچھی چیز میرے پاس ہوگی میں اسے تم

سے بچا کے نہیں رکھتا ہوں۔ بات یہ ہے جو تم میں (سوال سے) چپتا رہے گا اللہ بھی اسے غیب سے دے گا اور جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرے گا اللہ بھی اسے صبر دے گا اور جو بے پرواہ رہنا اختیار کرے گا اللہ بھی اسے بے پروا کر دے گا اور اللہ کی کوئی نعمت صبر سے بڑھ کر تم کو نہیں ملی۔

أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفُّ يَعْفُهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَلَنْ تُغْنَوْا عَطَاءَ خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)). (راجع: ۱۴۶۹]

صبر تلخ است و لیکن بر شیریں وارد — صبر عجیب نعمت ہے صابر آدمی کی طرف آخر میں سب کے دل مائل ہو جاتے ہیں سب اس کی ہمدردی کرنے لگتے ہیں سچ ہے۔ واللہ مع الصابرين۔

(۶۴۷۱) ہم سے غلام بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے مسعر بن کدام نے بیان کیا، کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اتنی نماز پڑھتے کہ آپ کے قدموں میں ورم آ جاتا یا کہا کہ آپ کے قدم پھول جاتے۔ آنحضرت ﷺ سے عرض کی جاتی کہ آپ تو بخشنے ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۶۴۷۱- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيَقَالُ لَهُ: فَيَقُولُ: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟)). (راجع: ۱۱۳۰]

باب جو اللہ پر بھروسہ کرے گا اللہ بھی اس کے لئے کافی ہوگا

۲۱- باب ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ﴾ [الطلاق: ۳]

ربیع بن خثیم تابعی نے بیان کیا کہ مراد ہے کہ تمام انسانی مشکلات میں اللہ پر بھروسہ اختیار کرے۔

قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خَثِيمٍ، مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

(۶۴۷۲) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے حصین بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں سعید بن جبیر کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار لوگ بے حساب جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کراتے نہ ٹھکون لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۶۴۷۲- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ لَا يَطْطَرُّونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ)). (راجع: ۳۴۱۰]

بھروسہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسباب کا حاصل کرنا چھوڑ دے بلکہ اسباب کا حاصل کرنا بھی ضروری ہے لیکن عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ جو بھی ہو گا اللہ کے فضل و کرم سے ہوگا۔

باب بے فائدہ بات چیت کرنا منع ہے

(۶۳۷۳) ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کہا ہم کو ایک سے زیادہ کئی آدمیوں نے خبر دی جن میں مغیرہ بن مقسم اور فلاں نے (مجالد بن سعید، ان کی روایت کو ابن خزیمہ نے نکالا) اور ایک تیسرے صاحب داؤد بن ابی ہند بھی ہیں، انہیں شعبی نے، انہیں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و راوی کے معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ کوئی حدیث جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ مجھے لکھ کے بھیجو۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے کہ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تمنا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے“ یہ تین مرتبہ پڑھتے۔ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے فائدہ بات چیت کرنے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، اپنی چیز بچا کر رکھنے اور دوسروں کی مانگتے رہنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور ہشیم سے روایت ہے، انہیں عبدالملک ابن عمیر نے خبر دی، کہا کہ میں نے و راوی سے سنا، وہ یہ حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب زبان کی (غلط باتوں سے) حفاظت کرنا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ”انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو اس کے (لکھنے کے لئے) ایک چوکیدار فرشتہ تیار رہتا ہے۔“

(۶۳۷۴) ہم سے محمد بن ابوبکر مقدمی نے بیان کیا، کہا ہم سے عمر بن علی نے بیان کیا، انہوں نے ابوحازم سے سنا، انہوں نے سل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے جو شخص دونوں

۲۲- باب مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلٍ وَقَالَ

۶۴۷۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةَ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا، عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ، وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعِ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَهَاتِ وَوَادِ الْبَنَاتِ. وَغَنَ هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَرَادًا يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ۸۴۴]

۳۲- باب حِفْظِ اللِّسَانِ

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ))، وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفُظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [ق: ۱۸].

۶۴۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

جہزوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی ذمہ داری دے دے میں اس کے لیے جنت کی ذمہ داری دے دوں گا۔

(۶۴۷۵) مجھ سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

﴿قَالَ: ((مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ)).﴾

[طرفہ فی : ۶۸۰۷]

۶۴۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ)).

[راجع : ۵۱۸۵]

تشریح قطلانی نے کہا اللہ کی رضامندی کی بات یہ ہے کہ کسی مسلمان کی بھلائی کی بات کہے جس سے اس کو فائدہ پہنچے اور ناراضی کی بات یہ ہے کہ مثلاً ظالم بادشاہ یا حاکم سے مسلمان بھائی کی برائی کرے اس نیت سے کہ اس کو ضرر پہنچے۔ ابن عبد البر سے ایسا ہی منقول ہے۔ ابن عبد السلام نے کہا ناراضی کی بات سے وہ بات مراد ہے جس کا حسن اور قبح معلوم نہ ہو ایسی بات منہ سے نکالنا حرام ہے۔ تمام حکمت اور اخلاق کا خلاصہ اور اصل الاصول یہ ہے کہ آدمی سوچ کر بات کہے بن سوچے جو منہ پر آئے کہہ دینا نادانوں کا کام ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ بات جان کر بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور ٹر ٹر بے فائدہ باتیں کہتے جاتے ہیں ایسا علم بغیر عمل کے کیا فائدہ دے گا۔

(۶۴۷۶) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید مقبری نے بیان کیا، ان سے ابو شریح خزاعی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے یاد رکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا تھا مہمانی تین دن کی ہوتی ہے مگر جو لازمی ہے وہ تو پوری کرو۔ پوچھا گیا لازمی کتنی ہے؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ چپ رہے۔

۶۴۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَذْنَابِي وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، جَائِزَتُهُ)) قِيلَ، مَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ)) ((وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا، أَوْ لِيَسْكُتْ)). [راجع : ۶۰۱۹]

(۶۳۷۷) مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا، کہا مجھ سے ابن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے یزید بن عبد اللہ نے۔ ان سے محمد بن ابراہیم نے، ان سے عیسیٰ بن طلحہ تہی نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے رسول اللہ سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ایک بات زبان سے نکالتا اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنی کفر اور بے ادبی کی بات ہے) جس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور گر پڑتا ہے جتنی پچھم سے پورب دور ہے۔

(۶۳۷۸) مجھ سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے ابو النضر سے سنا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ یعنی ابن دینار نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابو صلح نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بندہ اللہ کی رضامندی کے لئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔

باب اللہ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کا بیان

(۶۳۷۹) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ تظان نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے خبیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا۔ (ان میں) ایک وہ شخص بھی ہے جس نے تمائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کا رونا اللہ کو پسند آگیا اسی سے اس کی نجات ہو سکتی ہے اور وہ عرش الہی کے سایہ کا حق دار بن سکتا ہے۔

۶۴۷۷- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ، مَا يَعْينُ فِيهَا يَزُولُ بِهَا فِي النَّارِ أَبَعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ)).

[طرفہ فی : ۶۸۰۷]

۶۴۷۸- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبِيرٍ سَمِعَ أَبَا النُّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، لَا يُلْقَى لَهَا بَلَاءٌ يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ، لَا يُلْقَى لَهَا بَلَاءٌ يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ)). [راجع: ۶۴۷۷]

۲۴- باب الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

۶۴۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَقَاصَتْ عَيْنَاهُ)).

[راجع: ۶۶۰]

باب اللہ سے ڈرنے کی فضیلت کا بیان

(۶۳۸۰) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے، ان سے منصور بن معتمر نے، ان سے ربیع بن حراش نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پچھلی امتوں میں کا ایک شخص جسے اپنے برے عملوں کا ڈر تھا۔ اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو میرا لاشہ ریزہ ریزہ کر کے گرم دن میں اٹھا کے دریا میں ڈال دینا۔ اسکے گھر والوں نے اسکے ساتھ ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا اور اس سے پوچھا کہ یہ جو تم نے کیا اس کی وجہ کیا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ پروردگار مجھے اس پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکی مغفرت فرمادی۔

(۶۳۸۱) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا، کہا میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے قتادہ نے بیان کیا، ان سے عقبہ بن عبد الغافر نے اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھلی امتوں کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد عطا فرمائی تھی۔ فرمایا کہ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے لڑکوں سے پوچھا، باپ کی حیثیت سے میں نے کیا اپنے آپ کو ثابت کیا؟ لڑکوں نے کہا کہ بہترین باپ۔ پھر اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں جمع کی ہے۔ قتادہ نے (لم یتبر) کی تفسیر (لم یدخر) (نہیں جمع کی) سے کی ہے۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ اگر اسے اللہ کے حضور میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا (اس نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ) دیکھو، جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو جلا دینا اور جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس دینا اور کسی تیز ہوا کے دن مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس پر وعدہ لیا چنانچہ لڑکوں نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہو جا۔ چنانچہ وہ ایک مرد کی شکل میں کھڑا نظر آیا۔ پھر فرمایا میرے بندے! یہ جو تو نے کیا کرایا ہے اس پر تجھے کس

۲۵- باب الخوف من الله

۶۴۸۰- حَدَّثَنَا غُثَمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَخُذُونِي فَلْذَرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ فَفَقَرْتُ لَهُ)). [راجع: ۳۴۵۲]

۶۴۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذَكَرَ رَجُلًا لَيْمَنَ كَانَ سَلَفٌ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا يَغْنِي أَغْطَاهُ، قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيُّ أَبٍ كُنْتُ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَنْتَبِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا)) فَسَرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَذْخِرْ ((وَأِنْ يَفْزَمَ عَلَى اللَّهِ يُعَذِّبُهُ فَاَنْظُرُوا فَإِذَا مِتُّ فَأَخْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَخْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي، ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخَذَ مَوَاقِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا فَقَالَ اللَّهُ: كُنْ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقَ مِنْكَ،

چیز نے آمادہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ دیا کہ اس پر رحم فرمایا۔ میں نے یہ حدیث عثمان سے بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سلمان سے سنا۔ البتہ انہوں نے یہ لفظ بیان کیے کہ ”مجھے دریا میں بہا دینا“ یا جیسا کہ انہوں نے بیان کیا اور معاذ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، انہوں نے عقبہ سے سنا، انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے۔

باب گناہوں سے باز رہنے کا بیان

(۶۴۸۲) ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا، ان سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے ان سے ابو بردہ نے، اور ان سے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری اور جو کچھ کلام اللہ نے میرے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال ایک ایسے شخص جیسی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے (تمہارے دشمن کا) لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں ننگڑا رانے والا ہوں۔ پس بھاگو پس بھاگو (اپنی جان بچاؤ) اس پر ایک جماعت نے اس کی بات مان لی اور رات ہی رات اطمینان سے کسی محفوظ جگہ پر نکل گئے اور نجات پائی۔ لیکن دوسری جماعت نے اسے جھٹلایا اور دشمن کے لشکر نے صبح کے وقت اچانک انہیں آلیا اور تباہ کر دیا۔

یہ عرب میں ایک مثل ہو گئی ہے ہوا یہ تھا کہ کسی زمانہ میں دشمن کی فوجیں ایک ملک پر چڑھ گئی تھیں۔ ان ملک والوں میں سے ایک شخص ان فوجوں کو ملا انہوں نے اس کو پکڑا اور اس کے کپڑے اتار لئے وہ اسی حال میں نکدھرنگ بھاگ نکلا اور اپنے ملک والوں کو جاکر خبر دی کہ جلدی اپنا بندوبست کر لو دشمن آن پہنچا، اس کے ملک والوں نے اس کی تصدیق کی چونکہ وہ برہنہ اور ننگا بھاگتا آ رہا تھا اور اس کی عادت ننگے پھرنے کی نہ تھی۔ باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرایا اور خبر دی کہ اللہ کا عذاب گنہگاروں کے لئے تیار ہے تو گناہوں سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کر لو پھر جس نے آپ کی بات مانی اسلام قبول کیا شرک اور کفر اور گناہ سے توبہ کی وہ توبہٗ گویا اور جس نے نہ مانی وہ صبح ہوتے ہی یعنی مرتے ہی تباہ ہو گیا عذاب الہی میں گرفتار ہوا۔

(۶۴۸۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن نے بیان کیا،

فَمَا تَلَا فَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ)) فَحَدَّثْتُ أَبَا غَثَمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَأَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ. وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجع: ۳۴۷۸]

۲۶- باب الإنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

۶۴۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَنِي اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَنِيْشَ بَعَنِي وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْغُرَيَّانِ، فَالْتَجَاءُ فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَذْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَجَئُوا، وَكَذَبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَحَهُمُ الْجَنِيْشُ فَاجْتَنَحَهُمْ)).

[طرفہ فی: ۷۲۸۴]

یہ عرب میں ایک مثل ہو گئی ہے ہوا یہ تھا کہ کسی زمانہ میں دشمن کی فوجیں ایک ملک پر چڑھ گئی تھیں۔ ان ملک والوں میں سے ایک شخص ان فوجوں کو ملا انہوں نے اس کو پکڑا اور اس کے کپڑے اتار لئے وہ اسی حال میں نکدھرنگ بھاگ نکلا اور اپنے ملک والوں کو جاکر خبر دی کہ جلدی اپنا بندوبست کر لو دشمن آن پہنچا، اس کے ملک والوں نے اس کی تصدیق کی چونکہ وہ برہنہ اور ننگا بھاگتا آ رہا تھا اور اس کی عادت ننگے پھرنے کی نہ تھی۔ باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرایا اور خبر دی کہ اللہ کا عذاب گنہگاروں کے لئے تیار ہے تو گناہوں سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کر لو پھر جس نے آپ کی بات مانی اسلام قبول کیا شرک اور کفر اور گناہ سے توبہ کی وہ توبہٗ گویا اور جس نے نہ مانی وہ صبح ہوتے ہی یعنی مرتے ہی تباہ ہو گیا عذاب الہی میں گرفتار ہوا۔

۶۴۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس نے آگ جلائی، جب اس کے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے۔ اسی طرح میں تمہاری کر کو پکڑ پکڑ کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرتے جاتے ہو۔

(۶۴۸۳) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا، ان سے عامر نے بیان کیا، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، مسلمان وہ ہے جو مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے (تکلیف پہنچنے) سے محفوظ رکھے اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔

باب نبی کریم ﷺ کا ارشاد

”اگر تمہیں معلوم ہو جاتا جو مجھے معلوم ہے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔“

(۶۴۸۵) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

(۶۴۸۶) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے موسیٰ بن انس نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے

أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدُّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا، فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِخَجَرِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْتَحِمُونَ فِيهَا)).

۶۴۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا، عَنْ غَامِرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُسْلِمُ مِنَ سَلَمِ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ)). [راجع: ۱۰]

۲۷- باب قول النبي ﷺ:

((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)).

۶۴۸۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)). [طرفه في: ۶۶۳۷].

۶۴۸۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا

کم اور روتے زیادہ۔

وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا))۔ [راجع: ۹۳]

باب دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھک دیا گیا ہے

۲۸- باب حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جو شخص نفسانی خواہشوں میں پڑ گیا اس نے گویا دوزخ کا حجاب اٹھا دیا۔ اب دوزخ میں پڑ جائے گا۔ قرآن شریف میں بھی یہی **تَشْرِیح** مضمون ہے فاما من طفی و آقر الحینۃ الدنیا الایۃ (التازعات: ۲۷)۔

(۶۳۸۷) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔

۶۴۸۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)).

باب جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے

۲۹- باب الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ

قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی ہے

مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

مطلب یہ ہے کہ آدمی ثواب کی بات کو گو وہ ادنیٰ درجہ کی ہو حقیر نہ سمجھے۔ شاید وہی اللہ کو پسند آجائے اور اس کو نجات مل جائے۔ اسی طرح بری اور گناہ کی بات کو چھوٹی اور حقیر نہ سمجھے شاید اللہ تعالیٰ کو ناپسند آجائے اور دوزخ میں اس کا ٹھکانا بنائے۔ **تَشْرِیح**

(۶۳۸۸) ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے منصور و اعمش نے بیان کیا، ان سے ابو داؤد نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔

۶۴۸۸- حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ)).

(۶۳۸۹) مجھ سے محمد بن ثنیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے سچا شعر جسے شاعر نے کہا ہے یہ ہے۔ ”ہاں اللہ کے سوا تمام چیزیں بے بنیاد

۶۴۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَصْدَقُ نَبْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ

ہیں۔“

بَاطِلُ)) [راجع: ۳۸۴۱]

اس سے اگلا مصرعہ یہ ہے وکل نعم لا محالة ذائل ترجمہ منظوم مولانا وحید الزماں رحمہ اللہ نے یوں کیا ہے۔ **تَشْرِیح**

فانی ہے جو کچھ ہے غیر اللہ کوئی مزہ رہتا نہیں ہرگز سدا

باب اسے دیکھنا چاہئے جو نیچے درجہ کا ہے اسے نہیں دیکھنا
چاہئے جس کا مرتبہ اس سے اونچا ہے

(۶۴۹۰) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔

باب جس نے کسی نیکی یا بدی کا ارادہ کیا اس کا نتیجہ کیا ہے؟
(۶۴۹۱) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جعد ابو عثمان نے بیان کیا، ان سے ابو رجاء عطار دی نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں دس گنے سے سات سو گنے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھا کر اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے۔

باب چھوٹے اور حقیر گناہوں سے بھی

بچتے رہنا

ان کو حقیر نہ سمجھنا۔ گناہ ہر حال میں برا ہے، چھوٹا ہو یا بڑا اور بندے کو کیا معلوم شاید اللہ پاک اسی پر مواخذہ کر بیٹھے۔

۳۰- باب لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ، وَلَا يَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

۶۴۹۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ)).

۳۱- باب مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ
۶۴۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا جَعْدُ أَبُو غَفْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْغَطَارِدِيُّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ اللَّهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضَعِيفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)).

۳۲- باب مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ

الدُّنُوبِ

(۶۴۹۲) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے مدی نے بیان کیا، ان سے غیلان نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا تم ایسے ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں ہال سے زیادہ باریک ہیں (تم اسے حقیر سمجھتے ہو، بڑا گناہ نہیں سمجھتے) اور ہم لوگ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ان کاموں کو ہلاک کر دینے والا سمجھتے تھے۔ امام بخاری نے کہا کہ حدیث میں جو لفظ موبقات ہے اس کا معنی ہلاک کرنے والے۔

باب عملوں کا اعتبار خاتمہ پر ہے اور خاتمہ سے ڈرتے رہنا۔

(۶۴۹۳) ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو غسان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے بیان کیا، ان سے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو مشرکین سے جنگ میں مصروف تھا، یہ شخص مسلمانوں کے صاحب مال و دولت لوگوں میں سے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ کسی جہنی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے۔ اس پر ایک صحابی اس شخص کے پیچھے لگ گئے وہ شخص برابر لڑتا رہا اور آخر زخمی ہو گیا۔ پھر اس نے چاہا کہ جلدی مرجائے۔ پس اپنی تلوار ہی کی دھار اپنے سینے کے درمیان رکھ کر اس پر اپنے آپ کو ڈال دیا اور تلوار اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی (اس طرح وہ خودکشی کر کے مر گیا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جہنم میں سے ہوتا ہے۔ ایک دوسرا بندہ لوگوں کی نظر میں اہل جہنم کے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور اعمال کا اعتبار تو خاتمہ پر موقوف ہے۔

یعنی آخر مرتے وقت جس نے جیسا کام کیا اسی کا اعتبار ہو گا اگر ساری عمر عبادت اور تقویٰ میں گزاری لیکن مرتے وقت گناہ میں گرفتار ہوا تو پچھلے نیک اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے اللہ سوء خاتمہ سے بچائے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کسی کلمہ گو مسلمان کو گو وہ فاسق فاجر ہو یا صالح اور پرہیزگار ہم قطعی طور پر دوزخی یا جنتی نہیں کہہ سکتے۔ معلوم نہیں کہ اس کا خاتمہ کیسا ہوتا

۶۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، عَنْ غِيلَانَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدْقُ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، إِنْ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَوْبِقَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَغْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ.

۳۳ - بَابُ الْأَعْمَالِ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا يَخَافُ مِنْهَا

ایمانہ ہو کہ اخیر وقت میں برا عمل سرزد ہو۔

۶۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءَ عَنْهُمْ، فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا))، فَنَبَّهَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَقَالَ بِذُبَابَةٍ سَفِيهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا)). [راجع: ۲۸۹۸]

تشیع

ہے اور اللہ کے ہاں اس کا نام کن لوگوں میں لکھا ہوا ہے۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور نہ ہونا چاہئے اور سوء خاتمہ سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔ بزرگوں نے تجربہ کیا ہے کہ اہل حدیث اور اہل بیت نبوی سے محبت رکھنے والوں کا خاتمہ اکثر بہتر ہوتا ہے۔ یا اللہ! مجھ ناچیز کو بھی ہمیشہ اہل حدیث اور آل رسول سے محبت رہی ہے اور جس کو سادات سے پایا دل سے اس کا احترام کیا ہے مجھ ناچیز حقیر گنہگار کو بھی خاتمہ بالخیر نصیب کہ بر قول ایمان کنتم خاتمہ۔ آمین۔

باب بری صحبت سے تنہائی

۳۴- باب الْغَزَلَةُ رَاحَةً مِنْ خُلَاطٍ

بہتر ہے

السُّوءِ

(۶۴۹۴) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھ سے عطاء بن یزید نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول! اور محمد بن یوسف نے بیان کیا، ان سے اوزاعی نے بیان کیا، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یزید لیشی نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا یا رسول اللہ! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھوہ میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس روایت کی متابعت زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمان نے زہری سے کی۔ اور معمر نے زہری سے بیان کیا، ان سے عطاء یا عبید اللہ نے، ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے نبی کریم ﷺ نے اور یونس و ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب (زہری) سے بیان کیا، ان سے عطاء نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے۔

۶۴۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ح وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ فِي شُغْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَتَّبِعُ رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ)). تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسَلِمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنَّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَقَالَ مَعْمَرٌ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ بَقِصِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۲۸۸۶]

زبیدی کی روایت کو امام مسلم نے اور سلیمان کی روایت کو ابو داؤد نے اور نعمان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے۔

(۶۴۹۵) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے ماجشون نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن ابی معصہ نے، ان سے ان کے والد نے اور انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے

۶۴۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ

نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بھیڑیں ہوں گی وہ انہیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ اس دن وہ اپنے دین ایمان کو لے کر فسادوں سے ڈر کر وہاں سے بھاگ جائے گا۔

سَمِعُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرٌ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الْفَنَمُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بَدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ)).

[راجع: ۱۹]

آج کے دور میں ایسی آزادانہ چوٹیاں بھی ناپود ہو گئی ہیں اب ہر جگہ خطرہ ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں عزت بہتر ہے کبھی لوگوں سے مل کر رہنا بہتر ہوتا ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ عزت کرنے والا شخص شہرت اور ریا و نمود کی نیت سے عزت نہ کرے بلکہ گناہوں سے بچنے کی نیت ہو اور جمعہ جماعت فرائض اسلام ترک نہ کرے زیادہ تفصیل احیاء العلوم میں ہے۔ (مذکورہ احادیث اور ان جیسی دوسری احادیث میں جو عزت کی ترغیب اور فضیلت بیان ہوئی ہے اس سے فتنوں کا زمانہ مراد ہے اور ماحول میں لوگوں سے ملنے کی صورت میں گناہوں سے بچنا مشکل ہو۔ ورنہ اسلام عام حالت میں تعلق جوڑنے اور آبادی بڑھانے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ آپ سوچیں کہ تجارت داری کا ثواب، سلام کرنے، صلہ رحمی کا ثواب وغیرہ یہ جملہ نیکیاں تب ممکن ہیں جب آبادی میں رہائش ہوگی۔ عبدالرشید تونسوی) عزت کے معنی لوگوں سے الگ تھلگ تہادور رہنے کے ہیں۔

تو برائے وصل کردن آمدی نہ برائے فصل کردن آمدی

باب (آخر زمانہ میں) دنیا سے امانت داری کا اٹھ جانا

۳۵- باب رَفْعِ الْأَمَانَةِ

(۶۳۹۶) ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے ہلال بن علی نے بیان کیا، ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ فرمایا جب کام نا اہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

۶۴۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ضَاعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)) قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِذَا أَسْنَدَ الْأَمْرَ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)).

[راجع: ۵۹]

ابن بطلان نے کہا اللہ پاک نے حکومت کے ذمہ داروں پر یہ امانت سونپی ہے کہ وہ عمدہ اور مناصب ایماندار اور دیانت دار آدمیوں کو دیں اگر ذمہ دار لوگ ایسا نہ کریں گے تو عند اللہ خائن ٹھہریں گے۔ آج کے نام نہاد جمہوری دور میں یہ ساری باتیں خواب و خیال ہو کر رہ گئی ہیں۔ الاما شاء اللہ۔

(۶۳۹۷) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی، کہا ہم سے اعش نے بیان کیا، کہا ان سے زید بن وہب نے کہا، ہم سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ

۶۴۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ

اللہ ﷻ حَدَّثَنِي رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ
الْآخَرَ، حَدَّثَنَا ((أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ
قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ
عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ)) وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعِهَا
قَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ
مِنْ قَلْبِهِ، فَيُطَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ
يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ لَبَقِي أَثَرُهَا مِثْلَ
الْمَجْلِ كَجَمْرِ دَخَرَجَتْهُ عَلَى رِجْلِكَ
فَنَقِطُ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِهًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ
فَيَصْبُحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَاذُ أَحَدٌ
يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فَلَانٍ
رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَغْقَلَهُ وَمَا
أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ قَالٍ حَبِيبٍ
خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلِيٌّ زَمَانَ
وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ لِمَنْ كَانَ مُسْلِمًا
رَدَّهَ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهَ
عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أَبَايَعُ إِلَّا
فُلَانًا وَفُلَانًا)).

[طرفاء فی: ۷۰۸۶، ۷۲۷۶].

نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں۔ ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا ہوں اور
دوسری کا منتظر ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ امانت لوگوں
کے دلوں کی گہرائیوں میں اترتی ہے۔ پھر قرآن شریف سے، پھر
حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہوتی جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ
نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ”آدمی ایک
نیند سوئے گا اور (اسی میں) امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور
اس بے ایمانی کا ہلکا نشان پڑ جائے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو اب اس
کا نشان چھالے کی طرح ہو جائے گا جیسے تو پاؤں پر ایک چنگاری
گھر دکھائے تو ظاہر میں ایک چھالا پھول آتا ہے اس کو پھولا دیکھتا ہے، پر
اندر کچھ نہیں ہوتا۔ پھر حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر لوگ خرید و
فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت دار نہیں ہو گا۔ کہا جائے گا کہ
بنی فلاں میں ایک امانت دار شخص ہے۔ کسی شخص کے متعلق کہا
جائے گا کہ کتنا عقل مند ہے، کتنا بلند حوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے۔
حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہو گا“
(حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے ایک ایسا وقت بھی گزاریا ہے کہ
میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر
وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے ایمانی سے) روکتا تھا۔ اگر وہ نصرانی
ہوتا تو اس کا مددگار اسے روکتا تھا لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا
کسی سے خرید و فروخت ہی نہیں کرتا۔

چند ہی آدمی اس قابل ہیں کہ ان سے معاملہ کروں۔ متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت اور زیادہ ہے۔ قال الفربری قال
ابو جعفر حدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَحْمَدَ بْنِ عَاصِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَابْنُ عَمْرٍو وَ

غیرہما جذر قلوب الرجال الجذر الاصل من كل شئ والوكت اثر الشئ اليسير منه والمجل اثر العمل في الكف اذا غلظ ليعني محمد بن
يوسف فربری نے کہا ابو جعفر محمد بن حاتم جو امام بخاری کے فقیہ تھے ان کی کتابیں لکھا کرتے تھے، کہتے تھے کہ میں نے امام بخاری کو
حدیث سنائی تو وہ کہنے لگے میں نے ابو احمد بن عاصم بخاری سے سنا، وہ کہتے تھے میں نے ابو عبید سے سنا، وہ کہتے تھے عبد الملک بن قریب
اصمعی اور ابو عمرو بن علاء قاہری وغیرہ لوگوں نے سفیان ثوری سے کہا جذر کا لفظ جو حدیث میں ہے اس کا معنی جز اور وکت کہتے ہیں
ہلکے خیف داغ کو اور مجل وہ موٹا چھالا جو کام کرنے سے ہاتھ میں پڑ جاتا ہے۔

۶۴۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ
ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب
نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن

عبداللہ نے خبر دی اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کی مثال اونٹوں کی سی ہے، سو میں بھی ایک تیز سواری کے قابل نہیں ملتا۔

آج مسلمان بکثرت ہر جگہ موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان تلاش کئے جائیں تو مایوسی ہو گی۔ پھر بھی اللہ والوں سے زمین خالی نہیں ہے

کم من عباد اللہ لو اقسام علی اللہ لابرہ

باب ریا اور شہرت طلبی کی مذمت میں

(۶۴۹۹) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم نے جی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے، کہا مجھ سے سلمہ بن کھیل نے بیان کیا۔ (دوسری سند) حضرت امام بخاری نے کہا کہ ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جناب ﷺ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور میں نے آپ کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا“ چنانچہ میں ان کے قریب پہنچا تو میں نے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (کسی نیک کام کے نتیجے میں) جو شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بددینی قیامت کے دن سب کو سنا دے گا۔ اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کرے اللہ بھی قیامت کے دن اس کو سب لوگوں کو دکھا دے گا۔

[طرفہ فی : ۷۱۵۲]

ریا کاری سے بچنے کے لئے نیک کام چھپا کر کرنا بہتر ہے مگر جہاں اظہار کے بغیر چارہ نہ ہو جیسے فرض نماز جماعت سے ادا کرنا یا دین کی کتابیں تالیف اور شائع کرنا اسی طرح جو شخص دین کا پیشوا ہو اس کو بھی اپنا عمل ظاہر کرنا چاہئے تاکہ دوسرے لوگ اس کی پیروی کریں بہر حال حدیث انما الاعمال بالنیات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ ریا کو شرک خفی کہا گیا ہے جس کی مذمت کے لئے یہ حدیث کافی دانی ہے۔

باب جو اللہ کی اطاعت کرنے کے لئے اپنے نفس کو دبائے

اس کی فضیلت کا بیان

(۶۵۰۰) ہم سے ہدیبہ بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمام بن حارث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا، ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت معاذ

بُن عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً)).

۳۶- باب الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۶۴۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَلْمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلْمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ فَذَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَآئِي يُرَآئِي اللَّهُ بِهِ)).

۳۷- باب مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي

طَاعَةِ اللَّهِ

۶۵۰۰- حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: ((هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا)) ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: ((هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ الْإِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: ((حَقُّ الْإِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ)). [راجع: ۲۸۵۶]

بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ سوا کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک! یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر آنحضرت ﷺ چلتے رہے پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک! یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر مزید آنحضرت ﷺ چلتے رہے۔ پھر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک رسول اللہ! فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا، اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آنحضرت ﷺ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا، لبیک وسعدیک! یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

تفسیر حدیث میں توحید اور شرک کا بیان ہے توحید یعنی عبادت میں اللہ کو ایک ہی جاننا اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا خالص اسی ایک کی عبادت کرنا ہر قسم کے شرک سے بچنا یہ دخول جنت کا موجب ہے۔

۳۸- باب التواضع

یہ تمام اخلاق حسنہ کا اصل الاصول ہے اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت کام نہ آئے گی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد الہی نقل کیا گیا ہے کہ تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے۔

(۶۵۰۱) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے زبیر بن معاویہ نے بیان کیا، کہا ہم سے حمید نے بیان کیا، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی ایک اونٹنی تھی (دوسری سند) حضرت امام بخاری نے (کہا) اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، کہا ہم کو فزاری نے اور ابو خالد احمر نے خبر دی، انہیں حمید طویل نے اور ان

۶۵۰۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةٌ. قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسَبِّقُ، فَجَاءَ أَغْرَابِي عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَّهَا، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا: سُبِّتِ الْعَضْبَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ)).

سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام ”عضباء“ تھا (کوئی جانور دوڑ میں) اس سے آگے نہیں بڑھ پاتا تھا۔ پھر ایک اعرابی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور وہ آنحضرت ﷺ کی اونٹنی سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا اور کہنے لگے کہ افسوس عضباء پیچھے رہ گئی۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اونٹ پر یہ لازم کر لیا ہے کہ جب دنیا میں وہ کسی چیز کو بڑھاتا ہے تو اسے وہ گھٹاتا بھی ہے۔

ترقی کے ساتھ تنزل اور ادبار کے ساتھ اقبال بھی لگا ہوا ہے تلک الایام نداولہا بین الناس (آل عمران: ۱۶۰) کا یہی مطلب ہے۔

۶۵۰۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُفْمَانَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَجِبَهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطَيْتُهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأُعِيدَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ)).

(۶۵۰۲) مجھ سے محمد بن عثمان نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن مخلد نے، کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے، ان سے شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے، ان سے عطاء نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی دل سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

تَشْرِیْحُ

اس حدیث میں محدثین نے کلام کیا ہے اور اس کے راوی خالد بن مخلد کو منکر الحدیث کہا ہے۔ میں وحید الزماں کہتا ہوں کہ حافظ ابن حجر نے اس کے دوسرے طریق بھی بیان کئے ہیں گو وہ اکثر ضعیف ہیں۔ مگر یہ سب طرق مل کر حدیث حسن ہو جاتی ہے اور خالد بن مخلد کو ابو داؤد نے صدوق کہا ہے (وحدیدی)

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بندہ عین خدا ہو جاتا ہے جیسے معاذ اللہ اتحادیہ اور طولیہ کہتے ہیں بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری و باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں وہ ہاتھ پاؤں کان آنکھ سے صرف وہی کام لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے۔ خلاف شریعت اس سے کوئی کام سرزد نہیں ہوتا۔ (اور اللہ کی عبادت میں کسی غیر کو شریک کرنا شرک ہے جس کا ارتکاب موجب دخول نار ہے۔ توحید اور شرک کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے تقویۃ الایمان کا مطالعہ کرنا چاہئے عربی حضرات ”الدرین الخالص“ کا مطالعہ کریں و باللہ التوفیق)

۳۹- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بُعِثْتُ

بَابِ نَبِيِّ كَرِيمٍ ﷺ كَارِشَادُكَ فِي مِثْلِ هَذِهِ دُونِ اِيَسِي

نزدیک ہیں جیسے یہ (کلمہ اور بیچ کی انگلیاں) نزدیک ہیں (سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) اور قیامت کا معاملہ تو بس آنکھ جھپکنے کی طرح ہے یا وہ اس سے بھی جلد ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ [النحل: ۷۷]

۶۵۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا)) وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِيمَا بِهِمَا. [زاجع: ۴۹۳۶]

مطلب یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں اب کسی نئے پیغمبر و رسول کا فاصلہ نہیں ہے اور میری امت آخری امت ہے اسی پر قیامت آئے گی۔

۶۵۰۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، هُوَ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)).

۶۵۰۵- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

(۶۵۰۳) مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا، کہا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ اور ابو التیاح نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت ان دونوں (انگلیوں) کی طرح (نزدیک نزدیک) بھیجے گئے ہیں۔

(۶۵۰۵) مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی، انہیں ابو حصین نے، انہیں ابو صالح نے، انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت

ان دو کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ آپ کی مراد دو انگلیوں سے تھی۔ ابو بکر بن عیاش کے ساتھ اس حدیث کو اسرائیل نے بھی ابو حصین سے روایت کیا ہے جسے ہم امین نے وصل کیا ہے۔

باب

۴۰ - باب

اس میں کوئی ترجمہ نہیں ہے گویا اگلے باب کی فصل ہے۔

(۶۵۰۶) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے گا۔ جب سورج مغرب سے نکلے گا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہوگا جب کسی کے لئے اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کیا ہو۔ پس قیامت آجائے گی اور دو آدمی کپڑا درمیان میں (خرید و فروخت کے لئے) پھیلانے ہوئے ہوں گے۔ ابھی خرید و فروخت بھی نہیں ہو چکی ہوگی اور نہ انہوں نے اسے لپیٹا ہی ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آ رہا ہو گا اور اسے پی بھی نہیں سکے گا اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہو گا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا۔ قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے ہوگا۔

[راجع: ۸۵]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت اچانک ہی آجائے گی کسی کو خبر بھی نہ ہوگی لوگ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب جو اللہ سے ملاقات کو پسند رکھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند رکھتا ہے

۴۱ - باب مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ

اللَّهُ لِقَاءَهُ

(۶۵۰۷) ہم سے حجاج نے بیان کیا، کہا ہم سے امام نے، کہا ہم سے

۶۵۰۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ،

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ))، يَغْنِي إِصْبَعَيْنِ. تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

قنادہ نے، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو دوست رکھتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو پسند نہیں کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی بعض ازواج نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ملنے سے موت مراد نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی خوشنودی اور اس کے یہاں اس کی عزت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو کوئی چیز اس سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جو اس کے آگے (اللہ سے ملاقات اور اس کی رضا اور جنت کے حصول کے لئے) ہوتی ہے، اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے، اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی جو اس کے آگے ہوتی ہے۔ وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے، پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ ابو داؤد طیالسی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصراً روایت کیا ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، ان سے قنادہ نے، ان سے زرارہ بن ابی اوفیٰ نے، ان سے سعد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

خوش بختی یہ ہے کہ موت کے وقت اللہ کی ملاقات کا شوق غالب ہو اور ترک دنیا کا غم نہ ہو۔ اللہ ہر مسلمان کو اس کیفیت کے ساتھ موت نصیب کرے آمین۔ کلمہ طیبہ اس وقت پڑھنے کا بھی مقصد یہی ہے مومن کو موت کے وقت جو تکلیف ہوتی ہے اس کا انجام راحت ابدی ہے۔

۶۵۰۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ لِقَاءَهُ،

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ، أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: أَوْ بَعْضُ أَرْوَاحِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))، اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمَرُو، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)).
 سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ موت بہر حال آتی ہے اسے برا نہ جانا چاہئے۔

(۶۵۰۹) مجھ سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل بن خالد نے، ان سے ابن شہاب نے، کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے چند علم والوں کے سامنے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ خاصے تندرست تھے فرمایا تھا کسی نبی کی اس وقت تک روح قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں اس کے رہنے کی جگہ اسے دکھانہ دی جاتی ہو اور پھر اسے (دنیا یا آخرت کے لئے) اختیار دیا جاتا ہے۔ پھر جب آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے اور آنحضرت ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر تھوڑی دیر کے لئے غشی چھا گئی، پھر جب آپ کو ہوش آیا تو آپ چھت کی طرف ٹکلی لگا کر دیکھنے لگے۔ پھر فرمایا ”اللهم الرفیق الاعلیٰ“ میں نے کہا کہ اب آنحضرت ﷺ ہمیں ترجیح نہیں دے سکتے اور میں سمجھ گئی کہ یہ وہی حدیث ہے جو حضور نے ایک مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ آنحضرت ﷺ کا آخری کلمہ تھا جو آپ نے اپنی زبان مبارک سے ادا فرمایا یعنی یہ ارشاد کہ ”اللهم الرفیق الاعلیٰ“ یعنی یا اللہ! مجھ کو بلند رفیقوں کا ساتھ پسند ہے۔

مراد باشندگان جنت انبیاء و مرسلین و صالحین و ملائکہ ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو نیک لوگوں صالحین کی صحبت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

باب موت کی سختیوں کا بیان

(۶۵۱۰) ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا، ان سے عمر بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی، انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو عمرو ذکوان نے خبر دی کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات کے وقت) آپ کے سامنے ایک بڑا پانی کا

۶۵۰۹ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رَجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ: ((إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُخَيَّرُ)) فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فُجْدِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)) قُلْتُ: إِذَا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ: فَكَانَتْ بَلَكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ قَوْلُهُ: ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى)).
 اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى. [راجع: ۴۴۳۵]

۴۲ - باب سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

۶۵۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذُكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ